نمبر ۶۴ | مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۳۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۴ رجب ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

تیس نومبر کے متعلق ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

یاد رکھو۔ کہ تیس نومبر کو ہندوستان کے چندۂ خاص کی میعاد ختم ہوتی ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے خاص اجازت لی ہے پس وہی شخص اپنے فرض کو ادا کرنے والا سمجھا جائے گا جس کا روپیہ تیس نومبر کو اس کے شہر یا گاؤں سے چل پڑے۔ اس کے بعد دینے والا گو ثواب سے تو محروم نہیں رہے گا۔ لیکن سابقون الاولون میں شامل نہیں ہو سکے گا۔ پس تھوڑی سی دیر سے اپنے ثواب کو کم نہ کرو۔ کہ ثواب ایسی چیز نہیں۔ کہ جس کی کمی کو برداشت کیا جا سکے ؟؟

امرتسر میں سیرت النبیؐ کا شاندار جلسہ

چونکہ ۸۔ نومبر ۱۹۳۱ء امرتسر میں بعض فتنہ انگیز لوگوں نے سیرت نبویؐ کا جلسہ نہ ہونے دیا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت ۲۲ نومبر بروز اتوار وہاں جلسہ قرار پایا۔ جس میں شمولیت کے لئے قادیان کے علاوہ ضلع امرتسر۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ وزیر آباد۔ گورداسپور۔ سیالکوٹ اور فیروزپور سے بھی احباب تشریف لے گئے۔ اشرار نے اس موقعہ پر بھی اپنی فطرتی خباثت کا پورے زور کے ساتھ مظاہرہ کیا۔ جلسہ کے جو اشتہارات دیواروں پر چسپاں کئے گئے۔ انہیں یا تو پھاڑ ڈالا گیا۔ یا ان پر سیاہی مل دی گئی۔ ایک دوست مولوی عبد القادر صاحب جو تانگہ پر بیٹھ کر جلسہ کی منادی کر رہے تھے۔ ان پر حملہ کر دیا۔ اور نہایت بری طرح انہیں مارا۔ اور زخمی کیا۔ علاوہ ازیں ہال دروازہ کے باہر مختلف ٹولیوں میں چکر لگاتے رہے۔ اور جو احمدی ادھر سے گزرتا۔ اس کے کپڑے اور دیگر اشیاء زبردستی چھین لینے کی کوشش کرتے۔ لیکن ان تمام اشتعال انگیزیوں اور شرارتوں کے باوجود احمدیوں نے اپنے مقدس امام کے ارشاد کے ماتحت پوری پوری امن پسندی اور صبر و تحمل کے ساتھ ساتھ پوری پوری مردانگی۔ اور شجاعت کا ثبوت دیا۔ جب ایک مناد سخت زخمی ہو کر آیا۔ تو تجویز کی گئی۔ کہ اور احمدی مناد کے لئے بھیجے جائیں۔ اس غرض کے لئے ہر احمدی اپنی خدمات پیش کر رہا اور نہایت اصرار کے ساتھ اس کام کے لئے بھیجے جانے کی درخواست کرتا تھا۔ چنانچہ دو تین دوست اس غرض سے بھیجے گئے۔ جو نہایت جرأت کے ساتھ اپنا فرض ادا کر کے واپس آ گئے ؟

جلسہ ٹھیک ساڑھے دس بجے مہاراجہ سنگھ تھیٹر کے احاطہ میں شروع

جناب میر محمد اسحاق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان صدر تھے۔ جلسہ میں علاوہ احمدیوں کے شہر کے نیک طینت غیر احمدی اور ہندو و سکھ اصحاب بھی خاصی تعداد میں شامل ہوئے۔ اور مجمع اس قدر زیادہ ہو گیا۔ کہ جلسہ گاہ باوجود کافی وسیع ہونے کے نہایت تنگ ثابت ہوئی۔ اور کئی لوگوں کو جگہ نہ ملنے کی وجہ سے مایوس ہو کر واپس جانا پڑا۔ حاضرین کی تعداد کا اندازہ چار ہزار کے قریب تھا۔ سب سے پہلے جناب صوفی غلام محمد صاحب بی۔اے نے نہایت خوش الحانی سے تلاوت قرآن کریم کی۔ پھر جناب صدر نے مختصر مگر نہایت پُر اثر الفاظ میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ آپ کے بعد مولوی عبدالسلام صاحب عمر ابن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ایک گھنٹہ تک نہایت عمدہ تقریر کی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس و مطہر زندگی کے متعلق آپ کے ہمعصروں کی۔ جن میں آپ کے دشمن بھی شامل ہیں شہادتیں پیش کیں۔ پھر آپ کی بنی نوع انسان کے لئے بے نظیر قربانیوں کا مختصراً ذکر کیا۔ مولوی صاحب کے [بع]د ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی [...] [گج]راتی نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ [...]بت ایا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم [ج]س طرح ہر موقعہ پر اعلےٰ اخلاق [کا نمو]نہ پیش کیا۔

ملک صاحب کے بعد سردار [...]یں ٹھاکر صاحب ایڈیٹر الفضل [...]ل آویز تقریر کی جس میں ان لوگوں [...] شرمندہ کیا۔ جو سیرت النبیؐ [کے] مقدس جلسہ میں بھی رکاوٹ [ڈالن]ے سے باز نہیں رہ سکتے۔ اور [ا]یسے لوگوں کی وجہ سے ہی [ا]یسا اعلیٰ مذہب بدنام ہو [...] آپ نے بتایا۔ رسول کریم [صلے اللہ عل]یہ وآلہ وسلم کی زندگی کے [...]سبق آموز اور بصیرت افروز [...]

ہیں۔ کہ جب میں نے پہلی بار حضورؐ کی سوانح عمری مصنفہ شرنمتی پرکاش صاحب پڑھی۔ تو مجھ پر ایسا اثر ہوا۔ کہ میں نے وطن میں تین ماہ کے اندر تین بار ان لوگوں کو سنائی۔ جو روزانہ نیز چار سو کی تعداد میں رات کے وقت میرے مکان پر اس غرض سے جمع ہو جایا کرتے تھے۔ آپ نے کہا۔ عرب کو جس قعر مذلت سے نکال کر آپ نے جس بلند مقام پر

کھڑا کیا۔ اسے دیکھتے ہوئے تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ آپ کوئی معمولی ہستی نہ تھے۔ اور آپ کو رسول ماننے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ کیونکہ معمولی نیکیاں اور استعدادیں تو عام لوگوں کے اندر بھی پائی جاتی ہیں۔

سردار صاحب نے یہ بھی فرمایا۔ کہ اسلام کے متعلق جو مجھے صحیح واقفیت حاصل ہوئی ہے۔ وہ محض حضرت مرزا صاحب کی کتب کے مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ میرا خیال تھا۔ کہ تمام مذاہب حیات مابعد الموت کے متعلق محض قیاس سے کام لیتے ہیں۔ مگر جب میں نے جلسہ دھرم مہوتسو کی رپورٹ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھا تو مجھ پر اس پیچیدہ مسئلہ کی حقیقت واضح ہو گئی۔

سردار صاحب کے بعد حافظ مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ اور گیانی واحد حسین صاحب نے بھی عمدہ تقریریں کیں۔ اور اس کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

تمام مہمانوں کے لئے کھانے کا تسلی بخش انتظام تھا جس کے منتظم بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی اور منشی محمد الدین صاحب ملتانی تھے تمام دوست کھانا کھانے کے بعد اپنے اپنے مقامات کی طرف روانہ ہو گئے۔

اشرار کی شر انگیزیوں۔ اور ارادوں سے آگاہ ہونے کی وجہ سے پولیس کا انتظام کافی تھا۔ جلسہ گاہ سے باہر بھی پولیس پکٹ موجود تھی۔ دو مجسٹریٹ صاحبان بھی موقعہ پر آ گئے تھے۔ غرضیکہ افسران کی طرف سے پوری پوری کوشش کی گئی۔ کہ فتنہ پرداز لوگ شرارت نہ کر سکیں۔

درخواست دعا

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ لفٹیننٹ ڈاکٹر خلیفہ تقی الدین احمد صاحب آئی۔ ایم۔ ایس لائل پور بیمار ہو گئے۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

چند نصائح

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے)

گو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک معقول حصہ جماعت نے تحریک چندہ خاص کی طرف اخلاص سے توجہ کی ہے۔ لیکن ابھی بہت سی جماعتیں اور افراد ایسے ہیں۔ جنہوں نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ یا بالکل نہیں کی۔

آپ کے راستہ میں مشکلات ہیں۔ تو یاد رکھیں کہ یہ مشکلات اوروں کے راستہ میں بھی ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانی سے نہیں ڈرے۔ بلکہ ابھی اور قربانی کرنے کو تیار ہیں۔

اگر آپ کے اخراجات کی زیادتی آپ کے لئے مانع ہے۔ تو یاد رکھیں۔ کہ اخراجات کی زیادتی کے ذمہ وار زیادہ تر آپ ہی ہیں۔ سلسلہ کی ذمہ واری دوسرے نمبر پر نہیں۔ بلکہ پہلے نمبر پر ہے۔

آپ کو ان دلیلوں سے تسلی نہیں ہونی چاہیئے جن سے آپ لوگوں کو خاموش کرا سکیں۔ بلکہ ان سے جو قیامت کے دن خدا تعالےٰ کے سامنے پیش کر سکیں۔

ایک وقت تھا۔ کہ ہندوستان قربانی سے خالی تھا۔ اس وقت آپ کی قربانی بڑی نظر آتی تھی اب ہندوستان میں قربانی کا احساس ہو گیا ہے۔ اور دوسری اقوام سے زیادہ قربانی کئے بغیر آپ سرخرو نہیں ہو سکتے۔

وہ شخص جو اس بات کی انتظار میں رہتا ہے۔ کہ کوئی دوسرا مجھے تحریک کرے۔ وہ اپنے ایمان کی فکر کرے۔ مومن کا کام نیک تحریک کرنا ہے۔ نہ کہ دوسرے کی تحریک کا منتظر رہنا۔

وہ شخص جو اپنے نفس کے لئے عذر تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے۔ ناکام رہتا ہے۔ کامیابی کا مونہہ وہی دیکھتا ہے۔ جو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے میں سختی سے کام لیتا ہے۔

یہ مت خیال کرو۔ کہ تم امتحان میں پڑ گئے ہو۔ یہ تو محض امتحان کی تیاری ہے۔ امتحان تو آنے والا ہے۔ جو آج گھبراتا ہے۔ اس کا کل کیا حال ہو گا۔

مبارک ہیں وہ۔ جو ہر امتحان کے لئے تیار رہتے ہیں جنہیں اس امر کا صدمہ نہیں۔ کہ ان سے قربانی کیوں طلب کی جاتی ہے بلکہ اس امر کا خوف ہے۔ کہ حقیقی قربانی کے مطالبہ سے پہلے وہ اس دنیا سے رخصت نہ ہو جائیں۔ ہاں مبارک ہیں وہ کیونکہ فتح الٰہی کے نام لکھی جائے گی۔

خاکسار میرزا محمود احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

ہندو مہاسبھا اور آریہ سوراجیہ سبھا کی کشمیر کے خلاف شرارتیں

پُرامن فضاء کے لئے مسلمانوں کی کوششیں

جس دن سے مہاراجہ صاحب کشمیر نے مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات پُورے کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اسی دن سے مسلمانانِ کشمیر اور ان کی مشیر آل انڈیا کشمیر کمیٹی ریاست کی فضا کو ساکن اور پرامن رکھنے کے لئے پوری کوشش کر رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی اس اعلان کے متعلق اظہارِ خیالات کرتے ہُوئے جو بیان اخبارات کو دیا۔ اس میں فرمایا:-

"میں اس کے مطالعہ سے بہت اثر پذیر ہُوا ہوں۔ میں ہز ہائینس کو ان کے صحیح فیصلہ اور ان کے وزیر اعظم کو دانشمندانہ مشورہ پر مبارکباد دیتا ہوں۔ انہوں نے ایک نہایت اہم مسئلہ کے تصفیہ کا دروازہ کھول دیا ہے۔...... اس اعلان میں سب سے نمایاں بات ریاست کے قوانین میں تبدیلی کرکے برطانوی ہند کے قوانین کے مطابق بنانے کا ارادہ اور تحریر و تقریر کی آزادی دینے کا مبارک عزم ہے۔ یہ ایک بہت بڑی پیشقدمی ہے"۔

اسی طرح مسلمانانِ کشمیر نے جلسے کرکے مہاراجہ بہادر کے اعلان پر اظہارِ اطمینان کیا۔ جسے ریاست نے حالات کو پُرسکون بنانے کے لئے نہایت ضروری سمجھا۔ اور مسلمانوں کے اس قسم کے اظہار کو سرکاری طور پر شائع کیا گیا:-

وزیر اعظم کا اعلان

ان امور سے ظاہر ہے کہ ریاست کی فضاء کو پُرامن رکھنے کا جہاں تک تعلق مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ انہوں نے اس کے لئے بہترین کوشش کی۔ اور وزیر اعظم کے ایک خاص اعلان کو جو ہمارے پاس بھی ہو کر چھپا تھا۔ پوری وقعت دی۔ جس میں لکھا تھا کہ

"جو میموریل مسلم رعایا کشمیر و جموں کی جانب سے ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو پیش ہوا۔ اس پر سرکار والا مدار اور ان کی گورنمنٹ نے نہایت ہمدردی کے ساتھ غور کیا ہے۔ بعض احکامات بحکم سری سرکار والا مدار پیشتر جاری ہو چکے ہیں۔ باقی فوری ضروریات کے متعلق جو احکام سری حضور نے صادر فرمائے ہیں۔ ان کا اعلان میں نہایت مسرت کے ساتھ کرتا ہوں۔ ان سے واضح ہوگا۔ کہ سری سرکار والا اور ان کی گورنمنٹ نے اپنی پیاری رعایا کی تکالیف کو دُور کرنے اور جائز مطالبات کے پُورا کرنے کے لئے عملی قدم بڑھایا۔ مجھے تو امید ہے۔ کہ امن پسند رعایا محبت اور اعتماد کے ساتھ خوش آمدید کہے گی۔ میں بیرونی اصحاب سے درخواست کرتا ہوں کہ صلح اور آشتی کی فضاء کو مکدر کرنے سے گریز کریں۔ اور جس محبت و اعتماد کو سری سرکار والا پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں میری امداد کریں"۔

ہندوؤں کی فتنہ انگیزیاں

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہندو جو شروع سے ریاست کے لئے الجھنیں پیدا کرنے اور تصفیہ کو محال بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے اب اپنی ان سرگرمیوں میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا ہے۔ اور وہ پُورا زور لگا رہے ہیں۔ کہ نہ مسلمانوں کے مبنی بر انصاف مطالبات پورے ہوں۔ اور نہ ریاست میں امن قائم ہو۔ چنانچہ ایک طرف تو "ہندو مہاسبھا" نے جو سرکاری علاقہ میں فرقہ وارانہ فتنہ انگیزی کی سب سے بڑی مجرم ہے۔ معاملات کشمیر کے متعلق دخل در معقولات دینا شروع کر دیا ہے اور دوسری طرف "آریہ سوراجیہ سبھا" کیل کانٹے سے لیس ہو کر میدان میں کود پڑی ہے۔

مہاسبھا کی تحقیقات کا نتیجہ

ہندو مہاسبھا نے ریاست کے متعلق اپنے ان نمائندوں کی تحقیقات کا جو ۹ تاریخ کو جموں پہنچے۔ جموں و کشمیر کا معائنہ کرکے۔ اور دونوں مقامات کے سرکردہ ہندو شہریوں سے نیز وزیر اعظم۔ اور چند مسلمانوں سے بات چیت کرکے ۱۶ تاریخ کو واپس دہلی آگئے" نتیجہ شائع کیا ہے۔ کہ

"مسلمانوں کے مطالبات کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ انہیں صرف دو شکایات ہیں۔ ایک یہ کہ چند ایک قرق شدہ مسجدیں معہ جائداد انہیں واپس دے دی جائیں۔ دوسرا یہ کہ انہیں ہندوؤں کو مسلمان بنانے کا حق دیا جائے۔ اور ان کی جائداد کی قرقی عمل میں نہ لائی جائے"۔

مہاسبھائی تحقیقات کی حقیقت

مہاسبھا کے نمائندوں کی تحقیقات کی حقیقت اور ان کے "مطالعہ" کی وسعت تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ ان کے نزدیک ریاست کے مسلمانوں کو "صرف دو شکائتیں ہیں"۔ حالانکہ ہر ایک وہ شخص جس نے حالات اور واقعات کشمیر کا سرسری طور پر بھی مطالعہ کیا ہوگا۔ وہ خُوب اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ مسلمانانِ ریاست کو صرف دو شکائتیں نہیں۔ بلکہ متعدد شکائتیں ہیں۔ لیکن مہاسبھائی نمائندوں کی ذہنیت اس قدر مسخ ہو چکی ہے۔ کہ انہیں بقول خود "موقعہ پر واقعات کو دیکھ کر سُنکر۔ اور مطالعہ کرکے" بھی مسلمانوں کی دو سے زیادہ شکایتوں کا علم نہ ہو سکا حالانکہ مسلمان جو میموریل پیش کر چکے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے اگر مہاسبھائی نمائندوں کو بھرشٹ (ناپاک) ہو جانے کا خطرہ تھا۔ تو کم از کم وہ یہی دیکھ سکتے تھے۔ کہ اس وقت تک مہاراجہ صاحب بہادر نے جن شکایات کو دُور کر دینے کا حتمی وعدہ کر لیا ہے۔ ان کی تعداد بھی "صرف دو" نہیں۔ بلکہ اس سے بہت زیادہ ہے۔

مہاسبھائی چال

ناظرین حیران ہونگے۔ کہ ہندو مہاسبھا کے نمائندوں نے اپنی جہالت اور نادانی کا ایسا شرمناک مظاہرہ کیوں کیا۔ اگر وہ ایسے ہی کچے دل تھے۔ کہ "موقعہ پر واقعات کو دیکھ کر سن کر اور مطالعہ کرکے" بھی انہیں "صرف دو شکائتیں" معلوم ہو سکیں۔ تو ایسے لوگوں کو بھیجا ہی کیوں گیا لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس "صرف دو" کے پردہ میں بہت بڑی چال چلی گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ اول تو متعدد اور نہایت اہم شکایات کو دیدہ و دانستہ نظر انداز کرکے "صرف دو" بنا دیا گیا۔ اور پھر ان کو بھی نہایت معمولی قرار دے کر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مسلمانوں کی ایجی ٹیشن اپنی شکایات دور کرنے کے لئے نہیں۔ کیونکہ در اصل انہیں کوئی شکایت ہی نہیں۔ بلکہ اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا مہاسبھائی بیان میں یہ کہہ بھی دیا گیا ہے۔ کہ

"کشمیر ریاست کے خلاف جو طوفان بے تمیزی جاری ہے بس یہی امور اس کے بڑے ستون ہیں۔ اس قسم کی لنگڑی بنیادوں پر ایجی ٹیشن کو ایسی خوفناک۔ تند۔ شر انگیز صورت اختیار کرنے کی اجازت دینا اور تعلیم یافتہ و مہذب مسلمانوں کی طرف سے اس کی حوصلہ افزائی ہر ایک کے لئے باعث حیرت ہے۔ مگر جو لوگ پان اسلامک کے اس تصور سے واقف ہیں۔ جو سر محمد اقبال۔ سر شفیع اور دیگر لیڈروں نے مسلمانوں کے روبرو پیش کیا ہے۔ نیز اس سلسلہ میں پوشیدہ اور ظاہرا پروپیگنڈا اور مسٹر جناح کے چودہ مطالبات کو ہر جگہ ٹھونسنے کی کارروائی سے انہیں

کوئی حیرت نہ ہونی چاہیئے"۔

اس ساری گفتگو سے جسے مہاسبھائیوں نے زیب داستان بنایا ہے۔ غرض یہ ہے۔ کہ ایک تو تمام ہندوؤں کو مسلمانانِ کشمیر کے ان مطالبات کے خلاف مشتعل کر دیں۔ جن کی اہمیت اور معقولیت خود ریاست بھی تسلیم کر چکی ہے۔ اور دوسری طرف گورنمنٹ ہند کو ان کی حمایت کرنے میں روک بنا دیں۔ چنانچہ مہاسبھائی نمائندوں نے جہاں ہندوؤں کو اشتعال دلانے کے لئے سارا زور صرف کر دیا ہے۔ وہاں یہ بھی لکھ دیا ہے۔ کہ:۔

"ہم گورنمنٹ سے بھی کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان۔ اور غیر ملکی سرحد کے درمیان ایک اہم ترین سرحدی مقام پر زبردست اور مضبوط ہندو ریاست کی قائمی سے ہی ملک کے اندرونی امن کی گارنٹی ہو سکتی ہے"۔

مہاسبھائی شرارت میں "ملاپ" کا حصہ

یہ باتیں جو مہاسبھائی بیان میں مختصر الفاظ میں درج کی گئی ہیں۔ "ملاپ" (۲۲ر نومبر) نے ان کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"مسلمانوں نے اپنے مطالبات میں جو یہ مطالبہ رکھا ہے۔ کہ اگر کوئی ہندو مسلمان ہو جائے۔ تو اسے جدی جائداد سے محروم نہ کیا جائے یہ مطالبہ سراسر ہندو دھرم شاستر کے احکام میں مداخلت کرنے والا ہے ہندو دھرم شاستر یہ کہتا ہے۔ کہ جدی جائداد کا وارث صرف وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جو اپنے بزرگوں کے دھرم کی پیروی کرتا ہے۔ اس اصل کو تبدیل کرنے کی کوشش کرنا یا اس کا خیال بھی دل میں لانا اپنی مشکلات دور کرانا نہیں۔ بلکہ ریاست میں مستقل طور پر بدامنی کی آگ کو روشن کرنا ہے۔ اور ہندوؤں کو بھڑکانے کے مترادف ہے۔ اور کون شخص ہے۔ جو اس مطالبہ کے سامنے جھکنے کے لئے تیار ہوگا .... کشمیر میں امن رہے یا بدامنی۔ بیرونی مسلمان شورش پیدا کر کے زمین و آسمان ایک کر دیں۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ہندو دھرم شاستر کے احکام بدل دیئے جائیں"۔

یہ ہندوؤں کو بھڑکانے کی انتہائی کوشش ہے۔ جو مہاسبھائی ان کی بنا پر شروع کی گئی ہے۔ اور اس وقت کی جارہی ہے۔ جب مہاراجہ بہادر اور ان کے وزیر اعظم صاحب یہ اعلان کر رہے ہیں کہ کوئی ایسی بات نہ کی جائے۔ جو پُر امن فضا کو بگاڑنے کی موجب ہو۔ ہم مہاسبھائیوں سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ اگر ہندو دھرم شاستر میں کچھ ہے۔ جو بیان کیا گیا ہے۔ تو بھی جبکہ برٹش انڈیا میں یہ بالائے طاق رکھا جا چکا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ ریاست جموں و کشمیر میں ایسا نہ کیا جائے۔ ہاں اگر ہندوؤں نے بدامنی پیدا کی۔ اور امن قائم نہ ہونے دیا تو اس کے نتائج کی ذمہ داری انہی پر عاید ہوگی ؛

حکومت ہند کو مخاطب کر کے "ملاپ" نے مہاسبھائی نے ہی جو کچھ کہا ہے وُہ یہ ہے:۔

"اگر اس موقعہ پر عام ... یا نیم سرکاری ایجنسیوں کے ذریعہ

مسلمانوں کو کسی قسم کی شہ دی گئی۔ یا ریاست کشمیر کو کمزور ہونے دیا گیا تو گورنمنٹ کو لینے کی بجائے دینے پڑ جائیں گے۔ یہ وقت ہے۔ جبکہ پتہ لگ جائے گا۔ کہ گورنمنٹ سر محمد اقبال کے پان اسلام ازم کے خواب کو پورا کرنے میں امداد دیتی ہے۔ یا دُنیا کے امن کے لئے اس مہیب خطرہ کو روکنے کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔ اس وقت خود غرضیوں کو چھوڑ کر ساری دُنیا کے مستقبل کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور کشمیر کو پین اسلام ازم کا شکار نہیں ہونے دینا چاہیئے"۔

سوراجیہ سبھا کا اعلان

یہ تو امید نہیں کی جاسکتی۔ کہ حکومت ہند پر ان خرافات کا کوئی اثر ہو۔ اس کی نظر یقیناً مہاسبھا سے بہت وسیع ہے۔ اور وہ حالات کا درست اندازہ لگا سکتی ہے۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ متعصب ہندو جو ہر بات میں مسلمانوں کی مخالفت کا بہانہ ڈھونڈتے رہتے ہیں ان کے لئے مہاسبھا اور "ملاپ" وغیرہ کا اٹھایا ہوا فتنہ گمراہی کا موجب ہو سکتا ہے۔ اور یہ اسی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ صدر آریہ سوراجیہ سبھا نے اعلان کیا ہے:۔

"برطانوی ہند اور ریاستوں کی آریہ سماجوں، سناتن دھرم سبھاؤں، سکھ سبھاؤں اور دیگر ہندو اور سکھ انجمنوں سے پُر زور اپیل کی جاتی ہے۔ کہ وُہ ۲۹۔ نومبر کو آل انڈیا پروٹسٹ ڈے منائیں" اور مہاراجہ کشمیر کے مقرر کردہ گلینسی کمیشن کے روبرو پیش کئے گئے۔ مسلمانوں کے اس مطالبہ پر زور دار صدائے احتجاج بلند کریں۔ کہ ایک ہندو ریاستی کے مذہب تبدیل کئے جانے کے متعلق ہندو وراثت کا جو قانون ریاست میں رائج ہے۔ اس میں ترمیم کی جائے"۔

آریہ فتنہ پردازوں کی یہ تجویز یقیناً ریاست کی فضا کے لئے نقصان رساں اور مضر ثابت ہوگی۔ اور کچھ بعید نہیں۔ کہ اس کے جواب میں مسلمانوں کو بھی اپنے اس مطالبہ کی اہمیت ثابت کرنے اور اسے منظور کرانے کے لئے زور دینے کی خاطر جدوجہد کرنی پڑے۔ مہاراجہ بہادر اور وزیر اعظم کشمیر نہایت آسانی کے ساتھ معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ ریاست کی پُر امن فضا کو بگاڑنے کے لئے ہندو کیا کچھ کر رہے ہیں۔ کیا مناسب نہ ہوگا۔ کہ اس سے باز رہنے کی انہیں ہدایت کی جائے۔ اور اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں۔ تو اعلان کر دیا جائے کہ ریاست ان کی اس قسم کی شرارتوں کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور انہیں ریاست کے دُشمن خیال کرتی ہے ؛

اچھوتوں نے گاندھی جی کا چیلنج منظور کر لیا

گاندھی جی نے گول میز کانفرنس کے ایک اجلاس میں ہندوستان کی اقلیتوں کے سمجھوتہ کو بے حقیقت قرار دینے کے لئے اپنا سارا زلہ اچھوتوں پر گرایا۔ اور انہیں عضوِ ضعیف سمجھتے ہوئے کہا۔ کہ ان کا اصل نمائندہ ڈاکٹر امبیدکر نہیں۔ بلکہ خود میں ہوں۔ اس کے لئے انہوں نے ڈاکٹر امبیدکر کو یہ چیلنج بھی دیا تھا۔ کہ وُہ ثابت کریں۔ کس بنا پر اپنے آپ کو تمام اچھوتوں کا نمائندہ کہتے ہیں۔ اگر اچھوتوں کی رائے دریافت کی جائے۔ تو وُہ امبیدکر کی بجائے ان کے حق میں ووٹ دیں گے ؛

غالباً گاندھی جی کو خیال ہوگا۔ کہ اچھوت اپنی پریشان حالی اور عدم تنظیم کی وجہ سے ان کے چیلنج کا کوئی جواب نہ دے سکیں گے۔ اور انہیں نہ صرف سمت میں۔ بلکہ اچھوتوں کے حقوق اور مطالبات کی سخت مخالفت کرنے کے باوجود ان کی لیڈری حاصل ہو جائے گی۔ اور پھر وُہ جس طرح چاہیں گے۔ ان کے حقوق غصب کر سکیں گے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ کانگرس اور گاندھی جی کی طرف سے مسلسل چرکے کھانے کی وجہ سے اچھوتوں میں اپنی اصلاح کا خوش کن جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور انہوں نے گاندھی جی کا چیلنج بخوشی منظور کر لیا ہے ؛

چنانچہ مسٹر کے۔ جی۔ پانڈے نے آل انڈیا اچھوت لیگ کے سالانہ جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے گول میز کانفرنس میں ڈاکٹر امبیدکر کے مقابلہ میں گاندھی جی کے اچھوتوں کا نمائندہ ہونے کے دعوے پر شدید نکتہ چینی کی۔ اور اعلان کیا۔ کہ میں لیگ کا جنرل سکرٹری ہونے کی حیثیت سے گاندھی جی کا چیلنج منظور کرتا ہوں۔ وُہ بخوشی اس بات کا فیصلہ کر لیں۔ کہ آیا اچھوتوں کی اکثریت ڈاکٹر امبیدکر کے ساتھ ہے۔ یا اُن کے ؛

اب یا تو گاندھی جی کو اچھوتوں کا نمائندہ ہونے کا نام تک نہیں لینا چاہیئے۔ یا پھر ولایت سے واپسی پر سب سے پہلا کام یہی کرنا چاہیئے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر کے مقابلہ میں اچھوتوں کی اکثریت کو ووٹوں کے ذریعہ اپنے حق میں ثابت کریں۔ امید نہیں۔ کہ گاندھی جی اس کے لئے تیار ہوں ؛

ستیہ گرہ کے متعلق "پرتاپ" کا پیش کردہ اصل

احراری جتھوں کا ذکر کرتا ہوا ایڈیٹر اخبار "پرتاپ" (۲۲ر نومبر) لکھتا ہے:۔

"میرا لڑکا تو میرے گھر میں ستیہ گرہ کر سکتا ہے۔ کیا میرا پڑوسی بھی کر سکتا ہے۔ اگر کرے گا۔ تو میں اُسے ستیہ گرہ نہیں سمجھونگا۔ بلکہ اپنے گھر پر حملہ سمجھونگا۔ اور اس کا تمام اخلاقی۔ قانونی اور جسمانی ہتھیاروں سے مقابلہ کرونگا"۔

اس کے متعلق سوال یہ ہے۔ کہ یہ قاعدہ احراری جتھوں کے متعلق ہی وضع کیا گیا ہے۔ یا ہر ایسے موقعہ کے لئے ہے۔ جہاں ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کے گھر ستیہ گرہ کرے۔ اگر یہ علم قاعدہ ہے۔ تو بتایا جائے۔ کہ کانگرس کی گزشتہ ستیہ گرہ کی تحریک میں جبکہ مسلمان اس سے بالکل علیٰحدہ تھے۔ اور اس کا بار بار اعلان کرتے رہے۔ تو کیوں کانگرس جتھے مسلمان کپڑا فروشوں کی دوکانوں پر پکٹنگ لگاتے تھے۔ اگر ان کی یہ حرکت جائز تھی۔ تو احراری جتھوں کے اقدام کو بھی جائز قرار دینا پڑیگا۔ اور اگر ناجائز تھی۔ تو کیا "پرتاپ" نے اس کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ یا وہ آئندہ اٹھانے کے لئے تیار ہوگا۔ وُہ آواز اٹھائے یا نہ اٹھائے اس نے مسلمانوں کو یہ بتادیا ہے۔ کہ اگر اب کانگرس مسلمانوں کے خلاف ایسی حرکت کرے۔ تو ان کو حق ہوگا۔ کہ اس کا تمام اخلاقی۔ قانونی اور جسمانی ہتھیاروں سے مقابلہ کریں۔ گاندھی جی کے واپس آنے پر جس شورش کے شروع کرنے کی دھمکیاں کانگرس حلقوں سے دی جارہی ہیں۔ اگر وہ شروع ہوئی۔ اور اس میں مسلمانوں کو بھی اٹھا گیا۔ تو مسلمانوں کو "پرتاپ" کے بتائے ہوئے اصل پر ضرور عمل کرنا پڑے گا ؛

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تکالیف میں صبر و استقلال سے کام لو، اور ایذا دینے والوں سے محبت اور شفقت کا سلوک کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۱ء بمقام لاہور

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں گلے کی خرابی اور کھانسی کی وجہ سے زیادہ بول نہیں سکتا

لیکن

ایک سوال

جو آج کل کے حالات کے مطابق جماعت کے دلوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق مختصراً کچھ بیان کروں گا۔

پچھلے دو ماہ سے ہماری جماعت کے خلاف اس قدر ایجی ٹیشن ہو رہا ہے۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ ہر دس خطوط میں جو مجھے آتے ہیں۔ ایک ضرور ایسے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے۔ کہ ہمارے علاقہ میں جماعت کے خلاف سخت شور و شر ہے۔ بعض جگہ احمدیوں کو پیٹا جاتا ہے۔ گالیاں دی جاتی ہیں اور برا بھلا کہا جاتا ہے۔ سلسلہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے خلاف بدزبانی کی جاتی ہے۔ اور یہ حالت اس حد تک ترقی کر گئی ہے کہ بعض جماعتوں کے دوست اب صبر کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ آج بھی مجھے یہ کہا گیا ہے۔ کہ آپکی

صبر کی تعلیم

سے مخالف ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ صبر کے غلط معنی لئے جا رہے ہیں اور تکالیف اب ناقابل برداشت ہو گئی ہیں۔ اگر offence کی نہیں۔ تو defence کی اجازت اسلام ضرور دیتا ہے اور ہمیں اب مدافعت کرنی چاہیئے۔

ان تکالیف کو میں بھی سمجھتا ہوں۔ اور یہ مجھ پر اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ ممکن ہے۔ اپنے اندازہ میں میں غلطی کروں۔ لیکن میرا اندازہ یہ ہے۔ کہ شاید ان لوگوں کو جو

مظالم کا تختۂ مشق

بنائے جا رہے ہیں۔ اس قدر تکلیف نہ ہوتی ہو۔ جتنی مجھے ہوتی ہے لیکن باوجود اس کے ایک چیز ہے جسے ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں

ایک خاص مقصد کے لئے

کھڑا کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ دنیا میں اسلام کے بعض اصول جو لغو سمجھے گئے تھے۔ اور لوگ انہیں اپنی ترقی کی راہ میں روک خیال کرنے لگے تھے۔ ہمارے ذریعہ خدا تعالیٰ دنیا کو بتانا چاہتا ہے۔ کہ ان پر عمل کرتے ہوئے بھی کامیابی ہو سکتی ہے۔ اگر ہم بھی

زمانہ کی رو کے ساتھ

بہ جائیں۔ تو ممکن ہے۔ دشمن پر حملہ کر سکیں۔ اس کا سر پھوڑ سکیں۔ بلکہ کسی کو جان سے بھی مار سکیں۔ اور پھر یہ بھی ممکن ہے۔ کہ قانون کی گرفت سے بھی بچ جائیں۔ مگر ہمارا سلسلہ اس کے لئے قائم نہیں ہوا۔ دنیا میں پہلے بھی لوگ ایک دوسرے کو مارتے اور آپس میں سر پھوڑتے تھے۔ مقدمات پہلے بھی چلتے تھے پہلے بھی کئی دفعہ جج یہ فیصلہ کر دیتے تھے۔ کہ مارنے والا ظالم نہیں۔ بلکہ دراصل مظلوم اور قانون کی گرفت سے باہر ہے۔ لیکن جو چیز پہلے نہیں ہوتی تھی۔ وہ یہ ہے۔ کہ خدا۔ رسول اور دین کے لئے قربانی نہیں کی جاتی تھی۔

صبر و استقلال کا نمونہ

نہیں دکھایا جاتا تھا۔

پس میں ان حالات کو۔ مخالفانہ جوش کو۔ اور اس کے نتائج کو خوب سمجھتا ہوں۔ مگر کیا کروں۔ قرآن کریم نے ابتدا میں ہی یہ تعلیم دی ہے، اور جس جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف دشمنوں کی عداوتوں کا ذکر کیا ہے۔ وہیں یہ گر بھی سکھایا ہے۔ کہ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون انھم ملاقوا ربھم وانھم الیہ راجعون (بقرہ ع ۵) اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مسلمانوں کا یہ کام ہے کہ صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ استعانت کریں جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ

صبر اور صلوٰۃ

کے ذریعہ خدا کی مدد حاصل کی جائے۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مدافعت کی اجازت

بھی تو دی ہے۔ میں مانتا ہوں۔ بے شک دی ہے۔ مگر کسی اصل کے ماتحت۔ یہ نہیں۔ کہ افراد کو جنگ کی اجازت دے دی ہو۔ آپ نے فرمایا ہے، الامام جنۃ یقاتل من ورائہ یعنے امام ڈھال ہے تم اور اس کے پیچھے ہو کر لڑا جاتا ہے۔ اس سے آگے ہو کر لڑائی نہیں کی جا سکتی۔ یہ نہیں۔ کہ انفرادی لڑائی کو جائز کر لو۔ اور اپنے آپ ہی defence کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یہ

امام کا کام

ہے۔ کہ اس موقعہ کا فیصلہ کرے۔ جب مدافعت جائز ہو۔ بغیر اس کے یہی حکم ہے کہ صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی نصرت حاصل کرو۔

صلوٰۃ کے معنی

دعا کے بھی ہیں۔ اور محبت و شفقت کے سلوک کے بھی۔ جبھی ہم دعا مانگتے ہیں۔ کہ اللھم صل علی محمد الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت و شفقت کا سلوک کر۔ یہ نہیں۔ کہ آپ کے لئے دعائیں کر۔ کیونکہ خدا سے بڑھ کر کونسی ہستی ہے۔ جس کے سامنے وہ دعا کرے۔ اس لئے اس جگہ صلوٰۃ کے معنی

فضل اور رحمت

کے ہیں۔ اور ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ اے خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے افضال اور رحمتیں نازل کر۔ پس استعینوا بالصبر والصلوٰۃ میں بتایا ہے۔ کہ صبر سے کام لو۔ دعا سے کام لو۔ اور پھر محبت اور سلوک سے کام لو۔ صبر اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ ایسا زمانہ ہو جس میں ایسے لوگ پائے جائیں۔ جن پر ظلم ہوتا ہو۔ کیونکہ صبر کے لئے ضروری ہے۔ کہ ظالم موجود ہو۔ اور دوسروں کے حق تلف کر رہا ہو۔ اور صلوٰۃ کے معنے ہیں مومن باوجود ظلم کے

شفقت اور محبت

کا سلوک کرتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہ تعدی کو برداشت کرتا ہے۔ بلکہ ظالم کے ساتھ رحمت اور حسن سلوک کا معاملہ کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں بھی کرتا رہتا ہے۔ قرآن کریم کے الفاظ خود معانی ہوتے ہیں

چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قرآن کریم کے سات بطن ہیں۔ اور جب تک کوئی معنے اس کی دوسری تعلیم کے خلاف نہ ہوں۔ سب جائز ہیں۔ پس صلوٰۃ کے معنے دعاء کے بھی ہیں۔ اور رحمت و شفقت کے بھی۔ آگے فرمایا۔ وانھا لکبیرۃ خدا تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہے۔ جب تم یہ کہو گے۔ کہ

ظلموں پر صبر کرو

اور پھر بھی دشمن سے رحم اور محبت سے پیش آؤ۔ تو لوگ کہینگے۔ اس طرح ہم کچلے جائیں گے۔ انہیں کہدو۔ فرض کر لو۔ کہ کچلے بھی گئے۔ تو پھر کیا۔ آخر تم نے خدا سے ملنا ہے۔ اور تمہارا بدلہ خدا کے پاس ہے۔ تمہارے اعمال ضائع نہیں ہوں گے۔ اگر کوئی تمہیں مار بھی ڈالے۔ تو بھی غم نہ کرو۔ کیونکہ تم خدا سے ملنے والے ہو۔ وہ تمہیں اس کا بدلہ دیگا۔ پس ظلم کی حالت میں صبر کرو۔ دعائیں کرو۔ اور رحم و شفقت سے کام لو۔

یہ بات فی الواقعہ بڑی مشکل ہے۔ اور سوائے اس کے نہیں ہو سکتی کہ انسان حقیقی تذلل اختیار کرلے۔ اور اس طرح کرنے والے وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو الذین یظنون انھم ملاقوا ربھم کے مصداق ہوں انہیں لوگوں کی تکالیف سے گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کی ملاقات کا یقین رکھتے ہیں۔ وانھم الیہ راجعون ۔ اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ ان کے

اعمال کے نتائج کا دن

ہے۔ راجعون سے مراد آخری بدلہ ہے جو قیامت کے دن ملیگا اور مومن کو اس کا یقین ہوتا ہے

پس میں

جماعت کو نصیحت

[illegible] کرتا ہوں۔ کہ آدھا تیتر اور آدھا بٹیر بن کر کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی [illegible] کامیاب انسان اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ یا پکا دیندار بن جائے۔ یا پکا [illegible] دار۔ یہ طریق کامیابی کا نہیں۔ کہ ایک ٹانگ دین کی طرف ہو۔ اور دوسری [illegible] دنیا کی طرف ہم

خدا کی جماعت

[illegible] اس لئے خدا کی جماعتوں والا ہی رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ تم بہادری [illegible] بہادری کے یہ معنی نہیں۔ کہ کسی کا سر پھوڑ دو۔ بلکہ بہادری [illegible] ہے۔ کہ اپنا سر صداقت کی خاطر اگر پھوڑا جائے۔ تو پرواہ نہ کرو۔ ایسی حالت [illegible] بھی میدان سے نہ بھاگو۔ بلکہ اپنے کام میں لگے رہو۔

بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ

بزدلی کی تعلیم

[illegible] یہ بزدلی کی تعلیم نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو لوگ سخت [illegible] تکالیف پہنچاتے تھے۔ مگر آپ تبلیغ میں برابر لگے رہتے تھے۔ اور لوگوں کی مار [illegible] سے ڈر کر اسے بند نہیں کرتے تھے۔ وہی بات تمہارے اندر ہونی چاہیئے۔

قرآن کریم میں مومن کا ذکر

[illegible] کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ لوگ ان پر ظلم کرتے ہیں۔ اور وہ تبلیغ حق

میں مصروف رہتے ہیں۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ یہ بزدلی ہے۔ بلکہ یہ وہ

حقیقی بہادری

ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے سکھائی ہے۔ میں نسلاً بھی کسی بزدل قوم سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ اس نسل کا ہوں۔ جو ۱۲۔۱۳ سو سال تک تلواروں کے سایہ میں پلتی رہی ہے۔ اور مذہباً بھی میں کسی بزدل مذہب سے تعلق نہیں رکھتا۔ ہم حضرت مسیح کی جماعت کے مشابہ ہیں۔ اور حضرت مسیح وہ تھے جنہوں نے کہا۔ کہ میں صلح کرانے کے لئے نہیں۔ بلکہ تلوار چلانے کے لئے آیا ہوں۔ پس ہم بھی

تلوار چلانے کیلئے

پیدا کئے گئے ہیں۔ مگر وہ تلوار لوہے یا فولاد کی نہیں۔ بلکہ دلائل کی ہے ہم یہ کبھی نہیں کر سکتے۔ کہ اپنے عقائد میں کسی قسم کی تبدیلی کر دیں۔ بزدلی اسی کا نام تھا۔ کہ لوگوں سے ڈر کر اپنے عقائد ترک کر دیتے۔ اس کے لئے ہم کسی صورت میں تیار نہیں۔ مگر میں یہ ضرور کہتا ہوں۔ کہ صلح اور محبت کا طریق اختیار کرو۔ ماریں کھاؤ۔ تکالیف برداشت کرو۔ لیکن اپنا کام نہ چھوڑو۔ اگر دنیا کہے۔ تبلیغ نہ کرو۔ تو اس کی بات مت مانو خواہ سنگسار ہی کر دیئے جاؤ۔ حتیٰ کہ جو تمہارا امام ہے خواہ مقامی خواہ جماعت کا وہ یہ فیصلہ کر دے۔ کہ اب برداشت کرنا

خودکشی کے مترادف

ہے۔ ایسی حالت میں بے شک مقابلہ کرو۔ اور اس صورت میں اگر مارے بھی جاؤ گے۔ تو شہید ہوگے۔ لیکن اس حالت سے پہلے مقابلہ کرنا سلسلہ کے لئے بھی اور خود تمہارے لئے بھی بدنامی کا موجب ہوگا۔

[illegible] آپ لوگوں سے جو مشکلات میں ہیں یہ اتفاقی امر ہے۔ کہ میں آج جماعت لاہور کو مخاطب کر رہا ہوں۔ اگرچہ یہاں ابھی ایسے حالات پیش نہیں آئے۔ اگرچہ عین ممکن ہے۔ کہ کل یہاں بھی ایسے ہی حالات پیدا ہو جائیں اور اگر نہ بھی ہوں۔ تو بھی بہر حال بالقوۃ تمام مومن اس تکلیف میں شریک ہیں۔ جو ان کی کسی جماعت کو پہنچائی جارہی ہے۔ اور اس لحاظ گویا یہ مصائب سب پر آرہے ہیں۔) کہتا ہوں۔ کہ خوب یاد رکھو دکھ اور

تکلیف کا علاج

خدا تعالیٰ نے یہی بتایا ہے۔ کہ صبر سے کام لو۔ دنیا تمہیں دبانا چاہے۔ تو ہرگز مت دبو۔ لیکن جب شرارت سے دشمن تم پر حملہ کرتا ہے۔ تم نہ کرو۔ مگر ساتھ ہی اپنا کام ہرگز نہ چھوڑو۔

اگر جماعت میں کوئی ایسا دوست ہے۔ جو یہ کہہ سکے۔ کہ میں

روزانہ چھ سات

گھنٹے اپنی نوکری یا دوسرا کوئی کام کرنے کے بعد بھی تبلیغ کیلئے میں ارد گرد کے لوگوں کے پاس گیا۔ لوگوں نے مجھے گالیاں دیں۔ مار پیٹا۔ مگر میں پھر گیا۔ مجھ پر اور

میرے دین پر

ولآزار حملے کئے گئے۔ مگر میں پھر بھی گیا۔ اور پھر بھی۔ میرے پاس وقت نہیں رہا ہے۔ تو بے شک میں سمجھونگا۔ اس کے پاس

لڑائی کے لئے بھی وقت

ہے۔ لیکن جب ہمارے پاس اتنا بڑا کام ہے۔ تو لڑائی کی ہمیں فرصت ہی کہاں ہو سکتی ہے۔ میں یہ کس طرح مان لوں۔ کہ ایک شخص تبلیغ کے لئے تو وقت نہیں نکال سکتا۔ مگر لڑائی کے لئے اسے وقت ملسکتا ہے۔ اگر تم اسلام کے لئے اپنی عزت اور جان قربان کر دینے کے دعوے کرتے ہو۔ تو

وقت کی قربانی

کیوں نہیں کرتے۔ جس کے لئے میں بار بار اپیلیں کرتا ہوں۔ [illegible] کیوں نہیں دیتے۔ جس کے لئے بار بار اپیلیں کرتا ہوں۔ جان اور روپیہ بہر حال وقت سے زیادہ قیمتی ہے۔ زندگی ساٹھ ۶۰ ستر ۷۰ سال یا

کم و بیش

عرصہ تک سانس لینے کا نام ہے۔ اور جب ایک شخص دین کے لئے ایک گھڑی بھر وقت نہیں دے سکتا۔ تو میں کس طرح مان لوں۔ کہ وہ سنجیدگی سے کہہ رہا ہے۔ کہ دین کی خاطر اپنی

جان دینے کے لئے

آمادہ ہے۔

ایسا شخص خدا کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ یا یوں کہہ لو۔ کہ وہ اپنے نفس کو دھوکا دے رہا ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ وہ روزانہ دو گھنٹے بھی تبلیغ کے لئے نہیں دے سکتا۔ تم میں کتنے ہیں۔ جو روزانہ اپنے محلہ میں یا ارد گرد کے گاؤں میں جاکر

پیغام حق

پہنچاتے ہیں۔ اور تبلیغ کرتے ہیں۔ ایسے میں تبلیغ نہیں سمجھتا۔ کہ دوسری گفتگو کے دوران میں کبھی احمدیت کا ذکر بھی آگیا۔ بلکہ

تبلیغ یہ ہے

کہ خالص طور پر تبلیغ ہی کی جائے۔ اور اسی نیت سے دوسروں کے پاس جایا جائے۔ یہ نمونہ اپنے اندر پیدا کرو۔ اور پھر دیکھو کس طرح

چھ ۶ ماہ کے اندر ہی

دنیا میں انقلاب بپا ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ جس حالت میں یہ جماعت میرے سپرد ہوئی تھی۔ اس سے

ہر حالت میں ترقی

ہی ترقی کر رہی ہے۔ جب میں خلیفہ ہوا۔ تو

مردم شماری

کے کاغذات میں پنجاب کے اندر احمدیوں کی تعداد اٹھارہ ہزار تھی۔ پھر دوسری مردم شماری میں اٹھائیس ہزار ہوئی

اور اب یہ خُدا کے فضل سے ۵۶ ہزار ہے۔ اگرچہ میں بخوبی جانتا ہوں۔ کہ یہ بھی غلط ہے۔ اور جماعت اس سے بہت زیادہ ہے۔ ہندوستان کے بعض دوسرے صوبوں میں تو جماعت میرے ہی زمانہ میں قائم ہوئی ہے۔ اور پنجاب جو سلسلہ کا مرکز ہے۔ اس میں بھی سرکاری رپورٹ کے مطابق جماعت دوگنی ہوگئی ہے۔ اگرچہ یہ صحیح تعداد نہیں۔ اور جماعت اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور دوسرے ممالک میں بھی ساری جماعتیں میرے ہی زمانہ میں قائم ہوئی ہیں۔ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو میرے ہاتھ میں ترقی دے رہا ہے۔ پس

کسی قسم کی گھبراہٹ

ظاہر نہ کرو۔ اور اپنے اوقات کو ایسے رنگ میں خرچ کرو۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ فائدہ کا موجب ہو سکیں۔ کسی کے ساتھ لڑائی خواہ اس کا نام دفاع ہی کیوں نہ رکھو۔ بغیر

موقعہ و محل

کے نہ کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکہ کی زندگی۔ اور پھر مدینہ کی ابتدائی زندگی میں ہرگز کوئی مقابلہ نہیں کیا۔ پھر دیکھو۔ مدینہ میں عبداللہ بن ابی مشہور منافق نے آپ کی گردن میں پٹکہ ڈال دیا۔ مگر آپؐ نے ہرگز لڑائی نہیں کی۔ بلکہ برداشت کیا۔ حالانکہ آپؐ کے پاس طاقت تھی۔ پھر اس نے یہاں تک کہا۔ کہ ہمیں مدینہ پہونچ لینے دو۔ وہاں جاکر ہمارا معزز ترین آدمی یعنی میں ذلیل ترین یعنی محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو نکال دے گا۔ اس وقت بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کسی قسم کا دفاع نہیں کیا۔ حالانکہ ہر قسم کی طاقت حاصل تھی۔ تو ہر حملہ کا دفاع ضروری نہیں ہوتا۔ اور حملہ کرنا تو ہر حالت میں اسلام میں ممنوع ہے۔ ہاں

دفاع جائز ہے

مگر امام کے ماتحت ہوکر۔ حملہ تو اگر امام بھی کرے گا۔ تو وہ خدا کی گرفت کے نیچے ہوگا۔ اور دفاع بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ممنوع ہے سوائے اس کے کہ

امام کے حکم کے ماتحت

کیا جائے۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ ابھی ہم نے صبر کا وہ نمونہ دُنیا کو نہیں دکھایا۔ اور ابھی وہ مصائب ہم پر نہیں آئیں۔ جن سے دُنیا متاثر ہو۔ ہمارے

افغانستان کے بھائیوں نے

وہ نمونہ دکھایا۔ تو دیکھو۔ کس طرح ساری دُنیا اس سے متاثر ہوگئی۔ ہماری تو ابھی وہی حالت ہے جیسے باپ کی کمائی بیٹا کھاتا ہے۔ ابھی افغانستان کے بھائیوں کی قربانیوں سے ہی ہم فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آپ لوگوں میں سے ابھی کسی نے جان نہیں دی۔ افغانستان کے بھائیوں کی قربانیوں سے ہی فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ پس ہر موقعہ پر صبر اخلاق اور شفقت کا نمونہ دکھاؤ۔ اور ایسا نمونہ دکھاؤ۔ جو دوسروں پر اثر کئے بغیر نہ رہے۔ جو شخص گھر میں آرام سے بیٹھا ہے۔ اور اسی کا نام صبر رکھتا ہے۔ وہ

جھوٹا اور بزدل

ہے۔ صبر کے معنے یہ ہیں۔ کہ اپنا کام بھی بند نہ ہو۔ اور دشمنوں کے مظالم بھی برداشت کئے جائیں۔

ممکن ہے۔ کوئی شخص یہ خیال کرے۔ کہ یہ لوگ

قادیان میں

آرام سے بیٹھے ہیں۔ اور انہیں کوئی کچھ نہیں کہتا۔ سب مصائب باہر کی جماعتوں کے لئے ہیں۔ مگر یہ خیال کرنا غلطی ہے۔ جس شہر کی جماعت سمجھتی ہو۔ کہ اُسے بہت زیادہ گالیاں دی جاتی ہیں۔ وہ اگر سارے سال کی گالیاں جمع کرے۔ تو بھی اُن سے کم ہونگی۔ جو مجھے ایک دن میں ملتی ہیں۔ پھر منافقوں اور بیرونی دشمنوں کی فتنہ انگیزیاں ایسے حالات پیدا کر دیتی ہیں۔ کہ عین ممکن ہوتا ہے۔ قادیان کو دار الحرب بنا دیا جاتا۔ کانگرس کی تحریک سول نافرمانی کے دوران میں چار یا پانچ لوگ ایسے وہاں آئے۔ جن کا مقصد سوائے شرارت کے۔ اور کوئی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ ایک دفعہ مدراس کے علاقہ کا

ایک کانگرسی ہندو

ملنے کے لئے آیا۔ اور اس نے اصرار کیا۔ کہ مجھے بالکل علیحدہ ملاقات کا موقعہ دیا جائے۔ میں نے کہا۔ کہ ہمارا دستور ہے۔ کہ سکرٹری کی موجودگی میں ملاقات ہو۔ مگر وہ نہ مانا۔ اور آخر جب پوچھا۔ کہ ملاقات کی غرض کیا ہے۔ تو چونکہ اس سے کوئی معقول جواب نہ بن سکا۔ اس لئے اس نے کہدیا۔ کہ میں اپنی جائداد کے متعلق مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔ اب سوچنا چاہیئے۔ کہ مدراس کے ایک کانگرسی ہندو کو اپنی جائداد کے متعلق [illegible] اور عجیب بات ضرورت تھی۔ ایسے لوگ متواتر قادیان [illegible] یہ ہے۔ کہ جب سے گاندھی جی آزاد ہوگئے۔ اور سول نافرمانی بند ہو گئی ہے۔ اس وقت سے کوئی ہندو ایسے مشوروں کے لئے میرے پاس نہیں آتا۔ بعض ہندوؤں کے دلوں میں بھی خدا تعالےٰ بات ڈال دیتا ہے۔ اور وہ مجھے اطلاع دے دیتے ہیں۔ کہ آپ کے متعلق فلاں منصوبہ کیا جا رہا ہے۔ اور کئی ایک نے ایسی اطلاعات دی ہیں۔ تو یہ بالکل غلط ہے۔ کہ ہم قادیان میں امن سے بیٹھے ہیں۔ میں نے کہا ہے کہ جتنی گالیاں کسی ایسی جماعت کو جہاں مخالفت پوری شدت پر ہو۔ سال بھر میں ملتی ہیں۔ اس سے زیادہ مجھے ایک دن میں ملتی ہیں۔ بلکہ میں تو یہ بھی کہوں گا۔ کہ

صُوبہ بھر کی گالیاں

بھی مجھ سے کم ہیں۔ اور ان حالات میں ہمارے لئے بھی صبر کا بہت موقعہ ہے۔ آپ لوگوں سے زیادہ گالیاں اور مصائب ہم کو اٹھانے پڑتے ہیں۔ دشمن کی نظر افراد پر نہیں ہوتی۔ بلکہ لیڈر پر ہوتی ہے پھر اس کی نگاہ خُدا پر نہیں ہوتی۔ اور وہ یہ نہیں سمجھتا۔ کہ یہ سلسلہ الٰہی ہے۔ اور خدا اس کا بانی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں

سمجھا جاتا تھا۔ کہ اگر آپ کو مار دیا جائے۔ تو سب کام بند ہو جائیگا پھر آپ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ خیال تھا پھر میرے متعلق پہلے تو یہ کہا جاتا تھا۔ کہ یہ بچہ ہے۔ مگر اب کہتے ہیں بہت ہوشیار آدمی ہے۔ اگر یہ نہ ہو۔ تو سلسلہ فوراً مٹ جائے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ الٰہی سلسلوں کو مٹانا انسانی کام نہیں۔ مگر دشمن یہ خیال نہیں کرتا۔ جو لوگ

سیالکوٹ کے جلسہ میں

موجود تھے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ سب پتھر مجھ پر ہی پھینکے جا رہے تھے اور وہی لوگ زخمی ہوتے تھے۔ جو میرے ارد گرد تھے۔ ممکن ہے کسی اور کو بھی چوٹ آگئی ہو۔ مگر

مارنے والوں کا نشانہ

مَیں ہی تھا۔ مخالفوں کو اتنی عداوت آپ لوگوں سے نہیں۔ جتنی مجھ سے ہے۔ یا جو پہلے آئمہ سے تھی۔ یا آئندہ سے ہوگی۔ گالیاں اور خطرے مجھے آپ لوگوں سے کہیں زیادہ ہیں۔ مگر میرا یہ کام نہیں۔ کہ شور مچا [illegible] پھروں۔ آپ لوگ بھی ہمت سے کام لیں۔ خوب یاد رکھو۔ کہ [illegible] بالصبر والصلوٰۃ ہی اصل نمونہ ہے۔ پس مخلوق پر ثابت کر دو [illegible] بزدل نہیں ہو۔

جنگ اُحد کے موقعہ پر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ کو لے کر ایک محفوظ [illegible] بیٹھے تھے۔ کہ ابو سفیان نے پکارا۔ کیا تم میں محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ جواب مت دو۔ پھر اس نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ مگر آپؐ نے فرمایا۔ جواب مت [illegible] اس پر اس نے خیال کیا۔ یہ سب مارے گئے۔ اور کہنے لگا اعل ہبل اسے سُنکر آپ (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ضبط [illegible] کر سکے۔ اور فرمایا۔ اب بولو۔ الله اعلیٰ واجل۔ اپنے نفسوں کا [illegible] تو ضبط سے کام لیا۔ مگر جونہی خدا کا نام آیا۔ آپؐ خاموش نہ رہ [illegible] یورپین مصنف یہ تو لکھتے ہیں۔ کہ آپؐ پہلے اس وجہ سے نہ بولے کہ خطرہ تھا۔ مگر آگے یہ نہیں کہتے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر آپؐ [illegible] غیرت نے کیوں خاموشی گوارا نہ کی۔ وہ دشمن خطرہ سے بچنے کے [illegible] غیرت کا ذکر نہیں کرتا۔ اور یہ نہیں کہتا۔ کہ خدا کا نام جب آیا۔ تو خطرہ کو آپ نے فراموش کر دیا۔

پس

جماعت کو چاہیئے

صبر استقلال اور ہمت سے کام لے۔ اور اپنی کوششوں کو زیادہ کرے۔ تم میں سے ہر ایک دُنیا کو بتا دے۔ کہ مومن بزدل نہیں ہوتا۔

سارے ہندوستان میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاندار جلسے

جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ کے زیر اہتمام جلسے

جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ کے سرگرم کارکنان نے حسب ذیل [illegible] دیہات میں جلسے منعقد کئے۔ اور سیرت نبوی تقریریں کیں [illegible] کاٹھ گڑھ۔ مالیوال۔ باگووال۔ جگتپوال۔ جبنالہ۔ جھکی۔ تیج پلانہ [illegible] منڈوہ۔ ننقانگل۔ جمارڑی ننقانگل۔ پٹریاں۔ بالیوال۔ جمارڑی [illegible] بالیوال۔ کمال پور۔ مہتوں۔ حاجی بکووال۔ رائے پور ننگل۔ تاجووال [illegible] تیج پور۔ بنہ۔ بچھواں۔ اٹاری۔ کشن پور۔ حسن پور۔

(خاکسار عبدالمجید خاں)

سٹروعہ میں جلسہ

زیر صدارت چوہدری عبدالعزیز خان صاحب جلسہ ہوا۔ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر مفصل تقاریر کی گئیں۔ (نامہ نگار)

سٹروعہ میں خواتین کا جلسہ

[illegible] خان صاحب کے گھر پر عورتوں کا جلسہ ہوا جس [illegible] مضامین پڑھے۔ بعد میں چوہدری صاحب نے [illegible] دیا۔

(خاکسار۔ علی محمد)

اکمہ جٹاں (ہوشیارپور) میں جلسہ

زیر صدارت سردار بشن سنگھ صاحب حوالدار پنشنر جلسہ [illegible] اور تقریریں کی گئیں۔ (نامہ نگار)

موضع کل پور میں جلسہ

[illegible] چوہدری نبی بخش صاحب کے زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مجمع [illegible] تھا۔ (نامہ نگار)

مکندپور (ہوشیارپور) میں جلسہ

زیر صدارت چوہدری رستم علی خانصاحب جلسہ ہوا۔ اور [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم پر لیکچر دیے گئے۔

(خاکسار علی محمد)

موضع ڈھل ہیڑ (گجرات) میں جلسہ

[illegible] صدارت چوہدری اللہ لوک صاحب جلسہ ہوا۔ عبدالغنی صاحب محمد یوسف شاہ صاحب مستری غلام محمد صاحب اور [illegible] نے تقریریں کیں۔ جن کا اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار محمد فاضل)

طالب پور بھنگوال (گورداسپور) میں جلسہ

زیر صدارت شیر محمد صاحب نہایت کامیاب جلسہ ہوا۔ [illegible] احباب بھی شریک ہوئے۔ میاں مرید احمد صاحب نے تقریر کی۔ (خاکسار۔ بشیر احمد)

سلانوالی ضلع سرگودہا میں جلسہ

زیر صدارت چوہدری برکت علی صاحب ہیڈ ماسٹر جلسہ ہوا۔ ڈاکٹر منظور احمد صاحب نے تقریر کی۔ غیر مسلم بھی موجود تھے۔ جن پر اچھا اثر ہوا۔ (نامہ نگار)

موضع گھگریوالا (گورداسپور) میں جلسہ

دیہات کے تمام زمینداروں کو اکٹھا کرکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات زندگی سنائے گئے۔ غیر احمدی احباب بھی شامل تھے۔ (خاکسار مامون خاں)

بدوملہی میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ ہوا۔ جس میں خواجہ غلام نبی صاحب مولوی حکیم اللہ دتا صاحب ماسٹر محمد تقی صاحب اور مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مولوی فاضل نے تقریریں کیں (خاکسار۔ محمد دین)

ڈھلواں میں جلسہ

جلسہ ہوا۔ غیر احمدیوں کے علاوہ سکھ صاحبان بھی موجود تھے۔ میں نے فضائل نبوی پر ایک مضمون پڑھا۔ جسے لوگوں نے [illegible] کیا۔ (خاکسار عبدالمجید خاں)

[illegible] (گورداسپور) میں جلسہ

برمکان منشی مختار احمد صاحب جلسہ کیا گیا۔ تقریریں ہوئیں جن سے لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار اللہ بخش)

میانوال (جالندہر) میں جلسہ

جناب غلام جیلانی صاحب ذیلدار کی صدارت میں خاکسار کی تقریر ہوئی۔ جسے سامعین نے پسند کیا۔ (خاکسار غلام علی)

ضلع سیالکوٹ کے دیہات میں جلسے

ضلع سیالکوٹ کے حسب ذیل مقامات پر ۸ نومبر جلسے منعقد ہوئے۔ بن باجوہ۔ ڈسکہ۔ کلاس والہ۔ نوشہرہ۔ موتی والا۔ گھنوکے۔ اوجہ ججہ۔ قلعہ صوبہ سنگھ۔ گھٹیالیاں۔ گنج ڈوگری۔ (نامہ نگار)

محمود پور چک ۵۵/۲ میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ ہوا۔ صدر چوہدری غلام سردار صاحب نمبردار تھے۔ چوہدری محمد قاسم صاحب اور چوہدری محمد علی صاحب نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

گوئیکی (گجرات) میں جلسہ

محلہ مغربی کی مسجد میں زیر صدارت چوہدری غلام محمد صاحب

جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل۔ چوہدری امام الدین صاحب اور جناب پیشوری لال صاحب نسیم نے تقریریں کیں۔ نسیم صاحب نے ایک نعتیہ غزل بھی پڑھی۔ جو سامعین نے بے حد پسند کی۔ (خاکسار پیر فیض عالم قریشی)

فیض اللہ چک (گورداسپور) میں جلسہ

زیر صدارت حافظ نور محمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ چوہدری بشیر احمد صاحب مولوی محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل مولوی محمد یوسف شاہ صاحب اور شیخ غلام احمد صاحب نے تقریریں کیں۔ (خاکسار۔ عظیم اللہ)

بھاگووال (گورداسپور) میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ ہوا جس میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب حیدرآبادی اور مولوی روشن دین صاحب نے تقریریں کیں۔ (خاکسار۔ محمد عبداللہ)

گھوڑے وال (گورداسپور) میں جلسہ

محمد احسن صاحب قریشی مولوی احمداللہ صاحب مولوی فاضل مولوی محمد افضل صاحب اور عبدالرحیم صاحب افغان نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔ (خاکسار۔ محمد رمضان)

چوہدری والہ (گورداسپور) میں جلسہ

زیر صدارت چوہدری دین محمد صاحب ذیلدار جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی نور احمد صاحب مولوی حسن دین صاحب اور سید احمد علی صاحب نے تقریریں کیں۔

(خاکسار چوہدری عبدالرحیم)

لودی ننگل میں جلسہ

سیرت نبوی پر جلسہ کیا گیا۔ جس میں حافظ بشیر احمد صاحب مولوی عبدالغفور صاحب مولوی شریف احمد صاحب اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے تقریریں کیں (خاکسار دین محمد)

دہرم کوٹ رندھاوہ میں جلسہ

سیرت النبی کے جلسہ پر مولوی غلام حسین صاحب نے تقریر کی۔ جسے سامعین نے دلچسپی سے سنا۔ (خاکسار احمد بخش)

ضلع گورداسپور کے دیہات میں جلسے

۸ نومبر موضع بیری میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے۔ کیسر و کیسچی میں مولوی جلال الدین صاحب نے۔ لسبرا میں ماسٹر مولا بخش صاحب مولوی عبدالرشید صاحب اور مولوی عنایت اللہ صاحب نے۔ گلانوالی میں مولوی امام الدین صاحب اور منظور احمد صاحب نے۔ دیال گڑھ میں مولوی اسمٰعیل صاحب اور مولوی محمد عبداللہ صاحب زیروی نے۔ پیرو شاہ میں مولوی عبدالغنی اور مولوی عبدالمجید صاحب نے۔ بگول میں مولوی عبدالواحد اور مولوی عبدالرحمن خان صاحب نے۔ سکار میں

مولوی عبدالرحیم صاحب حیدرآبادی اور مولوی شریعت احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ (خاکسار۔ عبدالرحمٰن)

شاہجہانپور اور مضافات میں جلسے

۸ نومبر شاہجہانپور اور مضافات تمبیپدیاں اور کٹیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیرت النبیؐ پر جلسے کئے گئے۔

(خاکسار۔ سخاوت علی)

جسوکی ضلع گجرات میں جلسہ

بصدارت چوہدری حاکم خان صاحب جلسہ منعقد کیا گیا۔ حکیم احمد الدین صاحب دوکاندار اور چوہدری امام الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

گوجرانوالہ میں خواتین کا جلسہ

مقامی لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام گرلز سکول میں جلسہ ہوا مستورات کافی تعداد میں شریک اجلاس ہوئیں۔

(خاکسار۔ محمد بخش میر)

تلونڈی راہوالی میں خواتین کا جلسہ

منشی غلام حیدر صاحب کے مکان پر جلسہ ہوا۔ اور اہلیہ منشی غلام حیدر صاحب نے الفضل کے خاتم النبیینؐ نمبر سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر مضامین پڑھ کر سنائے۔

(نامہ نگار)

فیروزپور میں جلسہ

جناب میرزا ناصر علی صاحب وکیل کی کوٹھی پر زیر صدارت جناب پیر اکبر علی صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سردار رتن سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادہ زندگی پر نہایت زبردست تقریر کی۔ بعدازاں مہاشہ محمد عمر صاحب اور جناب پیر اکبر علی صاحب نے مقررہ مضامین پر نہایت مدلل تقریریں کیں۔ (خاکسار۔ محمد عبداللہ)

فیروزپور میں خواتین کا جلسہ

اسلامیہ گرلز سکول میں زیر صدارت مس ویلڈلی ہیڈ مسٹرس صاحبہ سکھ کنیا مہا ودیالہ نہایت شان کے ساتھ جلسہ منعقد ہوا۔ مسلم و غیر مسلم حاضرات کی تعداد تین صد سے زیادہ تھی۔ مکرمہ سیدہ بیگم صاحبہ استانی غلام فاطمہ صاحبہ استانی عائشہ بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹرس اسلامیہ گرلز سکول اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ خاتمہ پر محترمہ صاحبہ صدر نے نہایت خوشی کا اظہار کیا۔

(خاکسار۔ صفیہ بیگم)

ضلع فیروزپور میں جلسے

مواضعات۔ آسے والا۔ ستیے والا۔ سنگھے۔ صدر دین والا۔ فریدکوٹ۔ سلے وٹہ۔ خیائی۔ نظام الدین والا۔ اور ندیم میں جلسے کئے گئے۔ جن میں علی الترتیب بابو فضل محمد صاحب بابو محمد جمیل صاحب بابو ضیاء اللہ صاحب بابو محمد فاضل صاحب

حافظ محمد اسحٰق صاحب مولوی شرافت احمد صاحب مولوی فتح دین صاحب اور بابو جمال الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ (نامہ نگار)

سکول بھال (اٹک) میں جلسہ

زیر صدارت ملک محمد یوسف صاحب حوالدار پنشنر جلسہ ہوا۔ مولوی محمد زمان صاحب اور فتح محمد صاحب حوالدار نے تقریریں کیں۔

(خاکسار۔ فضل الٰہی)

لنگر میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی قائم الدین صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالاتِ زندگی بیان کئے۔

(خاکسار شیر زمان)

میاں والہ میں جلسہ

میاں حسن دین صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ میاں سراج دین صاحب میاں صدر الدین صاحب اور خاکسار نے الفضل کے خاتم النبیین نمبر سے مضامین پڑھ کر سنائے۔

(خاکسار۔ قاسم شاہ)

چونترہ (اٹک) میں جلسہ

۸ نومبر مولوی فتح محمد صاحب امام جامع مسجد کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ ملک شاہ نواز خان صاحب ہیڈ ماسٹر اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ (خاکسار۔ محمد دین)

کوٹ گلہ (اٹک) میں جلسہ

زیر صدارت سید غلام حسین صاحب جلسہ ہوا۔ اور دو غیر احمدی اصحاب نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

کھٹی کلہ میں جلسہ

بصدارت سید مزمل شاہ صاحب جلسہ ہوا۔ اور سید غلام حسین صاحب نے تقریر کی۔ (خاکسار منظور حسین شاہ)

بیٹال میں جلسہ

زیر صدارت مولوی نور محمد صاحب امام مسجد جلسہ ہوا۔ سید غلام عباس شاہ صاحب اور خاکسار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں (خاکسار قمرالدین)

پشاور میں جلسہ

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے پشاور شہر میں سیرت النبیؐ کا جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا۔ جماعت احمدیہ پشاور نے ۸ نومبر سے دو چار روز پیشتر ہی اشتہارات اور پوسٹروں کے ذریعہ تمام پبلک کو انعقاد جلسہ سے مطلع کر دیا تھا۔ اس دفعہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ مقامی حالات کی اہمیت کا اندازہ کرتے ہوئے بنفس نفیس وہاں تشریف لے گئے۔ آپ کی معیت میں مولوی محمد یعقوب صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل بھی تھے۔ جلسہ اسلامیہ کلب کے ہال میں زیر صدارت جناب شاہ صاحب موصوف منعقد ہوا۔ جنہوں نے اپنی صدارتی

تقریر میں نہایت مؤثر اور دلپذیر لہجہ میں یوم النبیؐ کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ راجپال اور ورتمان کا جب فتنہ اٹھا تو اس کی سرکوبی کے لئے جماعت احمدیہ کے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ تجویز کی۔ کہ ہر سال تمام ہندوستان میں ایک ہی دن سیرۃ النبیؐ کے شاندار جلسے ہوا کریں۔ جن میں غیر مسلم اصحاب کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل پر لیکچر دینے کے لئے مدعو کیا جائے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ اگر اسی طرح یہ تحریک وسعت اختیار کرتی گئی۔ تو ایک دن تمام زمین خدا کے اس پاک نبیؐ کی حمد سے لبریز ہو جائیگی۔ جس کا نام خدا نے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رکھا۔

صدارتی تقریر کے بعد سردار ٹہل رام صاحب نے جو بلاد یورپ و امریکہ میں عرصہ تک رہ چکے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادہ زندگی پر تقریر کی۔

آپ کے بعد شریعت کا ملہ پر مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل کی تقریر ہوئی جسے سامعین نے نہایت توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سنا۔ اور بالآخر جناب صدر کی تقریر پر جلسہ دعا کے بعد ختم ہوا۔ (نامہ نگار)

تملل (اٹک) میں جلسہ

بصدارت غلام محمد صاحب نمبردار جلسہ ہوا۔ جس میں خاکسار نے تقریر کی۔ (خاکسار عطا محمد)

پنڈی سریال میں جلسہ

مولوی عماد الدین صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ صاحب صدر اور منشی دوست محمد صاحب نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

مڑیالہ میں جلسہ

ملک گلاب خان صاحب صدر جلسہ تھے۔ منشی روشن الدین صاحب اور حافظ برہان الدین صاحب نے تقریریں کیں (خاکسار غلام رسول)

ڈھوک گجراں میں جلسہ

ملک شیر محمد خان صاحب رئیس کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ اور محمد خان صاحب نے تقریر کی۔ جلسہ کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (خاکسار محمد عبدالرحمٰن)

سکھوال میں جلسہ

ملک عبداللہ خان صاحب نمبردار کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ ملک نور عبداللہ صاحب اور مولوی محمد زمان صاحب نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

مکیال میں جلسہ

زیر صدارت مستری نور عبداللہ صاحب جلسہ ہوا۔ سید غلام حسین شاہ صاحب اور مولوی امام الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ جلسہ شیرینی تقسیم کرنے کے بعد برخاست ہوا۔ (نامہ نگار)

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مساعی جمیلہ

صبر آزما حالات میں بہترین خدمات

معزز معاصر "انقلاب" نے اپنے ۲۰ نومبر کے پرچہ میں مندرجہ بالا عنوانات سے ذیل کا مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے :-

مجلس احرار اسلام کے ہنگامہ خیز اقدام کشمکش کے درمیان مسلمانوں کی توجہ ان جلیل القدر اور عظیم الشان خدمات کی طرف مبذول نہیں کرائی جا سکی جو آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے تحریک کشمیر کے سلسلے میں انجام دی ہیں۔ بعض افتراق پسند طبائع نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے خلاف آغاز کار ہی سے جو زہریلا پروپیگنڈا شروع کر دیا تھا۔ اس سے اکثر جہال متاثر ہو گئے اور بعض مقامات پر اس کمیٹی کے کارکنوں کے لئے نہایت صبر آزما حالات پیدا کر دیئے گئے۔ لیکن اس کے باوجود یہ کمیٹی انتہائی صبر و شکیب، ثبات و استقلال اور بے نفسی کے ساتھ کشمیری مسلمانوں کی خدمات میں مصروف رہی۔ اور یہ امر بے حد قابل داد ہے۔ کہ اس نے اپنی طرف سے کبھی مجلس احرار اسلام سے تصادم کا موقعہ نہیں آنے دیا۔ بلکہ وہ اپنے دستور و آئین کی آخری حدود تک مجلس مذکور سے ہمدردی و ہم آہنگی کا ثبوت دیتی رہی۔

کشمیر کمیٹی اور مجلس احرار

جب اول اول تحریکیں انگریزی حکومت کے کارندوں نے مجلس احرار کے جتھوں سے مزاحمت شروع کی۔ تو کشمیر کمیٹی کے صدر نے وائسرائے کو تار دیا۔ کہ اگر آپ عدم مداخلت کی حکمت عملی پر قائم ہیں۔ تو جتھوں سے مزاحمت کرنے کا کیا مطلب ہے۔ ان کو چھوڑ دیجئے خود ریاست والوں سے نپٹ لیں۔ چنانچہ حکومت نے مزاحمت ترک کر دی اور احرار کی گرفتاری کا کام ڈوگرہ فوج نے شروع کر دیا۔ صدر دفتر آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے اعلان صادر ہوا۔ کہ اگر کسی مقام پر مجلس احرار اسلام کو کسی قسم کی امداد کی ضرورت ہو۔ تو کشمیر کمیٹیاں ضرور امداد کریں۔ کیونکہ کشمیر کمیٹی اور مجلس احرار کا مقصد ایک ہی ہے۔ گو طریق کار مختلف ہوں۔ جب کشمیر کمیٹی کے خلاف یہ اعتراض ہوا۔ کہ اس کے صدر میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے تحریک کشمیر کے سلسلے میں احمدیت کی تبلیغ کا حکم اپنے مریدوں کو دے رکھا ہے۔ تو صاحب موصوف نے اعلان کر دیا کہ یہ غلط ہے۔ اور جو احمدی اس تحریک کو اپنے عقائد کی تبلیغ کے لئے استعمال کرے گا۔ وہ مذہبی کام کا مرتکب سمجھا جائے گا۔ اور میں اس سے ناراض ہوں گا۔ پھر جب مجلس احرار نے "ذمہ دار حکومت" کا مطالبہ کیا۔ تو ۔۔ اکتوبر کو کشمیر کمیٹی نے بھی اپنے اجلاس میں ایک قرار داد منظور کی جس میں اپنے اس عقیدہ کی وضاحت کر دی۔ کہ ان کے نزدیک بھی کشمیر کی تحریک کا منتہائے نظر ذمہ دارانہ حکومت ہے۔ غرض کشمیر کمیٹی نے اتحاد بین المسلمین کے لئے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔

تحریک کشمیر کا تعمیری پہلو

بلاشبہ مجلس احرار اسلام نے مسلمانان پنجاب کو تحریک کشمیر کے متعلق بیدار کرنے اور ۵ ہزار سر فروشوں کو انتہائی تنظیم کے ساتھ جیل بھجوانے میں بہت بڑے ایثار کا ثبوت دیا ہے۔ لیکن اس امر کو ہر شخص تسلیم کرے گا کہ یہ تحریک کشمیر کا صرف ایک پہلو تھا۔ اس کے علاوہ دوسرے پہلو بھی تھے جس طرح رضاکاروں کے جتھوں کا منظم کر کے سرحد کشمیر پر بھیجنا فی الحال کشمیر کمیٹی کے پروگرام میں داخل نہ تھا۔ اسی طرح اندرون کشمیر میں حکومت ہند کے ارباب حل و عقد میں انگلستان کے ذی اقتدار حلقوں میں اور ہندوستان و انگلستان کے اخباروں میں مسلمانان کشمیر کے مصائب سے ہمدردی پیدا کرنا۔ اور تعلیم یافتہ مسلمانوں کی رائے عامہ کو اس مقصد کے لئے منظم کرنا بالفعل احرار اسلام کے لائحہ عمل میں شامل نہ تھا۔ اس کام کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے اپنے ہاتھ میں لیا۔ تفصیلات بیان کرنے کی ہمیں اجازت نہیں ہے۔ لیکن ہم مسلمانوں کو اپنے علم الیقین کی بنا پر یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے بعض اینگلو انڈین اخباروں نے مسلمانان کشمیر کی حمایت کی حکومت ہند نے ڈوگروں کے مظالم کے سد باب کی طرف توجہ کی۔ جموں اور کشمیر کے مختلف مقامات پر جو تحقیقاتی مجالس مرتب ہوئیں۔ اور نمائندگان مسلمانان کشمیر میں انتہائی تفتت انگیز عناصر کے باوجود جو اتحاد قائم رہا۔ اور انہوں نے اپنے مطالبات مرتب کرنے میں جس ہوشمندی کا ثبوت دیا۔ ان تمام ظواہر و شواہد کے پیچھے آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور اس کے سرگرم اور مخلص کارکنوں کی شبانہ روز محنت تھی۔ جس نے نہایت نظم و ضبط اور پوری خاموشی کے ساتھ یہ تمام ضروری احکام انجام دیئے۔

انگلستان کے ارباب حکومت اور اخبارات

انگلستان میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے جو کام کیا۔ وہ ہندوستان کے کام سے بھی زیادہ بیش بہا تھا۔ مولانا مہر کے تازہ مکتوب میں قارئین ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کہ انگریزی پریس کا رویہ پہلے اچھا نہ تھا لیکن آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر کے برقی پیغامات اور مولوی فرزند علی امام مسجد لنڈن کی ان تھک مساعی سے اب حالات بہت بہتر ہیں اور اکثر انگریزی جرائد کا لہجہ ہمدردانہ ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے جو معزز و محترم ارکان گول میز کانفرنس میں شریک ہیں ان کو ہندوستان سے مفصل تار بھیجے رہے۔ جن میں حوادث کشمیر بیان کئے جاتے تھے۔ اور ان حضرات نے انہی تاروں سے متاثر ہو کر وزیر ہند سے متعدد ملاقاتیں کیں۔ اور یہ وعدہ لیا۔ کہ کشمیر کے معاملے میں مظلوموں کی امداد کی جائے گی۔

اندرون کشمیر میں ضروری کام

اس کے علاوہ کشمیر کمیٹی نے متعدد کارکن کشمیر بھیجے۔ اگرچہ وہاں پہلے ہی سے متعدد ارکان مصروف کار تھے۔ لیکن ان کی امداد اور مسلم نمائندوں سے مشاورت کرنے کی غرض سے پنجاب کے بعض مقتدر اور تجربہ کار حضرات بھیجے گئے۔ جنہوں نے اندرون کشمیر کے منظم کرنے میں نہایت قابل قدر خدمات انجام دیں۔ اب بعض مقدمات کی پیروی کے لئے وکلا بھیجے جا رہے ہیں۔ بعض مقدمات پر مظلومین کشمیر کی امداد کا مسئلہ زیر غور ہے۔ اور اس کے علاوہ اور بھی کئی قسم کے کام ہیں۔ جن کے لئے کمیٹی ضروری تجاویز و تدابیر سوچنے میں مصروف ہے۔ مثلاً آئندہ کمشنوں میں کار آمد اور مفید شہادتوں کا مرتب کرنا اور کشمیری مسلمانوں کو ایسے مشورے دینا جن سے وہ اپنا کیس موثر طریق پر پیش کرنے کے قابل ہو جائیں۔

کشمیر کمیٹی کی مالی امداد کرو

ظاہر ہے۔ کہ یہ ایسے کام تھے۔ جن میں کم از کم بحالات موجودہ مجلس احرار اسلام کوئی معتدبہ کوشش نہیں کر سکتی تھی۔ اور ان کاموں کو نذر تغافل کر دینا مسلمانان کشمیر کے لئے بے حد مضر ہوتا تھا۔ ہم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے محترم عہدیداروں اور کارکنوں کے شکر گزار ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ اس شکر گزاری میں مسلمانان کشمیر ہم سے کاملاً ہم آہنگ ہیں۔ کہ کمیٹی کے کارکنوں نے نہایت بے نفسی اور انتہائی فراست سے اس کام کو نباہا۔ ہم مسلمانوں کی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ کہ قلت سرمایہ اور کثرت مصارف کے باعث یہ کمیٹی مقروض ہو چکی ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس کی مالی امداد میں اپنی وسعت و استطاعت کی انتہائی حد تک حصہ لیں کشمیر خاموش، ٹھوس اور تعمیری کام کا بے حد محتاج ہے اور وہ کام بوجہ احسن صرف اسی صورت میں انجام پا سکتا ہے۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو روپئے کی طرف سے بے فکر کر دیا جائے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ درد مندان ملت ہماری اس اپیل پر فی الفور متوجہ ہوں گے۔

پرتاپ کے سوال کا جواب

اخبار پرتاپ ۲۴ نومبر لکھتا ہے۔ "کوئی مجھے بتائے۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اس سرکلر کے کیا معنی تھے۔ کہ جہاں کہیں بھی ہو مجلس احرار کی مدد کیجائے" اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ گو آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور مجلس احرار کے طریق کار میں فرق ہو۔ لیکن مقصد ایک ہی ہے یعنی مسلمانان کشمیر کی مظلومیت کا انسداد۔ یہ سرکلر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی بے نفسی اور مسلمانان کشمیر کی خدمت کے حقیقی احساس کا بہت بڑا ثبوت تھا۔

دسمبر کا پہلا پرچہ الفضل وی پی ہوگا

مفصلہ ذیل اصحاب کا چندہ الفضل ۱۵ نومبر سے ۱۵ دسمبر تک کسی تاریخ کو ختم ہے اس لئے مہربانی فرماکر چندہ سہ ماہی یا چھ ماہی یا سالانہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں تاکہ پانچ آنہ کا نقصان نہ ہو۔ ورنہ دسمبر کا پہلا پرچہ الفضل ان کو وی پی ہوگا۔

نمبر خریداری	نام	نمبر خریداری	نام
57	سید صادق حسین صاحب	2835	عزیز اللہ خانصاحب
129	حکیم محمد قاسم صاحب	2985	چوہدری غلام نبی صاحب
131	چوہدری نذیر احمد صاحب	3140	مرزا محمد احسن بیگ صاحب
136	میاں محمد شریف صاحب	3158	شیخ عبد المالک صاحب
150	بابو محمد افضل صاحب	3177	ڈاکٹر محمد رفیع خانصاحب
161	پیر حاجی احمد صاحب	3219	بشیر الدین صاحب
181	منشی غلام حیدر صاحب	3240	منشی عبد العزیز صاحب
177	ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب	3471	محمد توشہ خاں صاحب
282	مولوی عنایت اللہ صاحب	3473	ہدایت اللہ صاحب
362	بابو عبد الغفور صاحب	3583	عبد الرحمن صاحب
464	مرزا حسین بیگ صاحب	3779	محمد امین صاحب
469	مولوی محمد دین صاحب	3842	رفیع الدین احمد صاحب
870	مولوی نیاز محمد صاحب	4064	چوہدری محمد لطیف صاحب
1064	منشی محمد عبد اللہ صاحب	4165	شکر الٰہی صاحب
1276	خانبہادر محمد علی خانصاحب	4189	فضل الٰہی صاحب
1691	مولوی غلام رسول صاحب	4184	خانصاحب برکت علی صاحب
1717	چوہدری بشارت علی خانصاحب	4450	منشی محمد عبد اللہ صاحب
1741	جان محمد صاحب	4557	شاہ محمد صاحب
1759	محمد ایوب صاحب	4710	غلام نبی صاحب
1793	اکریم اللہ صاحب	4717	غلام رسول صاحب
2210	چوہدری کرم الٰہی صاحب	5190	محمد طفیل صاحب
2240	منشی غلام محمد صاحب	5224	منشی غلام محمد صاحب
2343	محمد ابراہیم صاحب	5231	چوہدری محمد بخش صاحب
2388	نبی بخش صاحب	5216	خلیل شاہ صاحب
2393	حافظ نبی بخش صاحب	5229	سعد الدین صاحب
2754	سید شجاعت حسین صاحب	5515	احتیاج علی صاحب
2582	چوہدری نعمت اللہ صاحب	5532	غلام حیدر صاحب
2594	سلطان احمد صاحب	5614	عبد المجید خانصاحب
2715	عزیز محمد صاحب	5676	ملک احمد الدین صاحب
2740	چوہدری عطاء محمد صاحب	5682	عبد الشکور صاحب
5769	اللہ دتا صاحب	7842	مولوی قدرت اللہ صاحب
5774	محمد عبد الستار صاحب	7913	ڈاکٹر سید اقبال حسین صاحب
5782	نور احمد صاحب	7917	چوہدری غلام حسین صاحب
5880	محمد حسین صاحب	7920	مخدوم محمد افضل صاحب
5888	ماسٹر عبد القیوم صاحب	7923	بدیع الزمان خانصاحب
5974	محبوب علی شاہ صاحب	7929	میاں آغا محمد صاحب
5980	ماسٹر مولا داد صاحب	7940	دی بنگال شو فیکٹری
6074	محمد اکرم خانصاحب	7941	بابو محمد اسمٰعیل صاحب
6088	محمد اعظم صاحب	7942	اہلیہ شیخ حامد علی صاحب
6112	اے ڈی احمد صاحب	7946	محمد اکرام صاحب
6122	عبد الرشید صاحب	7967	فضل الدین صاحب
6174	دفعدار غلام محمد صاحب	7973	امام الدین صاحب
6394	مرزا مبارک بیگ صاحب	7980	شیخ محمد عبد اللہ صاحب
6436	بابو احمد خان صاحب	7981	نواب ادیب یار جنگ صاحب
6512	منشی غلام محمد صاحب	8009	بشیر احمد صاحب
6592	محمد خان صاحب	8020	محمد عبد العزیز صاحب
6716	میاں محمد ابراہیم صاحب	8026	نصیر احمد صاحب
6867	ملک چراغ دین صاحب	8074	چوہدری غلام حسین صاحب
6920	ملک بہادر خانصاحب	8079	سید غلام علی شاہ صاحب
6921	حشمت علی صاحب	8084	محمد افضل صاحب
7009	سید کشفی شاہ صاحب	8085	مستری حسن محمد صاحب
7040	مرزا شریف احمد صاحب	8120	سید رسول شاہ صاحب
7050	چوہدری غلام مصطفی صاحب	8125	چوہدری ظفر حسن صاحب
7062	احمد الدین صاحب	8144	قریشی عبد الحق صاحب
7122	رشید احمد خانصاحب	8184	قریشی نثار احمد صاحب
7180	فیض اللہ خان صاحب	8229	چوہدری نور محمد صاحب
7188	بابو عبد العزیز صاحب	8260	قاضی محمد عمر خان صاحب
7329	خانبہادر چوہدری محمد دین صاحب	8261	میاں مدد علی صاحب
7348	صادق برادرس	8262	محمد عبد الحق صاحب
7407	عبد الحمید صاحب	8271	خان عبد الحمید خانصاحب
7413	شیخ عبد العلیم صاحب	8293	مولوی محمد سلطان صاحب
7461	بابو عبد الغنی صاحب	8299	چوہدری فضلداد صاحب
7495	محمد حنیف صاحب	8300	حکیم فتح دین صاحب
7530	محمد ابراہیم صاحب	8301	بشیر احمد صاحب
7541	چوہدری حاکم علی صاحب	8346	سکرٹری صاحب تبلیغ
7602	غلام جیلانی خانصاحب	8366	شیخ عبد الرحیم صاحب
7650	سید مہدی حسین شاہ صاحب	8378	عبد الرزاق صاحب
7787	عطاء اللہ صاحب	8412	مولوی محمد شہزادہ صاحب
7811	مستری محمد صادق صاحب	8445	حکیم عبد الرحمن صاحب
8462	محمد صادق صاحب	8793	عزیز اللہ خانصاحب
8467	مسلم فری ریڈنگ روم	8794	محمد عبد الرزاق صاحب
	Free readingRoom	8797	امام الدین صاحب
8479	اللہ دتا صاحب	8858	ماسٹر سلطان عالم صاحب
8480	محمد اسماعیل صاحب	8881	چوہدری غلام محمد صاحب
8483	نیاز الدین صاحب	8887	محمد میاں عبد الحی صاحب
8484	ملک غلام محمد صاحب	8910	خواجہ عطاء اللہ صاحب
8493	نظیر الحق صاحب	8914	غلام مصطفی صاحب
8496	مستری رحیم اللہ صاحب	8929	شمس الدین صاحب
8512	بابو عبد الرؤف صاحب	8930	عبد العلی صاحب
8514	ماسٹر محمد شاہ صاحب	8936	امام بخش صاحب
8516	دانشمند صاحب	8939	محمد الدین و عبد الکریم صاحب
8555	حسن محمد صاحب	8940	عبد الرزاق صاحب
8579	مرزا معظم بیگ صاحب	8941	سید غلام احمد صاحب
8628	مولوی محمد یعقوب صاحب	8942	غلام حسن صاحب
8629	سکھے عبد اللہ صاحب	8944	محمد الدین صاحب
8634	عنایت اللہ صاحب	8946	شیخ کرم الدین صاحب
8647	قادر بخش صاحب	8947	خواجہ غلام محمد صاحب
8669	منشی محمد شریف صاحب	8948	بشیر محمد صاحب
8720	بابو محمد منیر صاحب	8949	خلیفہ مستری علی محمد صاحب
8725	غلام رسول صاحب	8951	منشی رحمت علی صاحب
8751	دی کنگ لائبریری	8952	محمد زمان خانصاحب
8759	محمد ابو الحمید صاحب	8953	پیرزادہ محمد حسین صاحب
8763	فضل کریم و محمد الدین صاحب	8954	محمد امین صاحب
8765	چوہدری خادم حسین صاحب	8955	لسنہ صوفی صاحب
8771	سلطان علی خان صاحب	8958	سید عبد الغفور صاحب
8773	شیخ خادم حسین صاحب	8961	عبد الغنی صاحب
8775	عباس علی شاہ صاحب	8963	خواجہ عبد اللہ میر صاحب
8777	محمد سعید خان صاحب	8964	محمد ایوب خان صاحب
8781	چوہدری عبد الحمید صاحب	8965	محمد عاقل صاحب
8782	ضیاء الحق خان صاحب	8967	محمد سکندر صاحب
8783	سردار احمد صاحب	8969	محمد خلیل گنانی صاحب
8785	شیخ عبد الحق صاحب	8970	محمد رمضان صاحب
8786	زین الدین صاحب	8973	منشی عبد الوہاب صاحب
8787	شیر محمد صاحب	8986	صوفی غلام محمد صاحب
8788	ڈاکٹر فیض علی صاحب	8987	چوہدری احمد الدین صاحب
8790	میاں اللہ دتا صاحب	9019	عبد العزیز صاحب
8791	محمد عباس صاحب	9025	عبد الرزاق صاحب
8792	چوہدری غلام علی صاحب	9044	چوہدری [illegible] خان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

——— نیو دہلی - ۲۲ نومبر:- آج آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے ایک جلسے میں گول میز کانفرنس سے پیدا شدہ حالات پر غور کرنے کے بعد حسب ذیل قرارداد منظور کی - یہ کونسل وزیراعظم و کابینہ وزارت کے بعض دیگر ارکان کے رویہ کو سخت خطرے کی نگاہ سے دیکھتی ہے جو انہوں نے گول میز کانفرنس میں مسلم مطالبات کے متعلق اختیار کر رکھا ہے - اور اس بات کو واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اگر مسلمانوں کے مطالبات کاملاً پورے نہ کئے گئے اور برطانی کابینہ وزارت نے مسٹر گاندھی کے گمراہ کن اور فضول مطالبات کو منظور کر لیا تو ہندوستان کا امن و امان سخت خطرے میں پڑ جائیگا - کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہو گا - کہ ہندوستان میں مسلمان اور دیگر اقلیتیں تشدد پسند اور ناقابل اصلاح اکثریت کے رحم پر رہ جائینگی

——— لاہور - ۲۲ نومبر:- لاہور کی مسلم انجمنوں کے صدر صاحبان، سکرٹریوں اور ارکان نے مسلمانان شہر کی طرف سے ایک میموریل گورنر پنجاب کے نام ارسال کیا گیا ہے - جس میں میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹرایٹ لاء کے انتخاب صدر بلدیہ کے اعلان میں تاخیر پر احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے درخواست کی ہے - کہ مزید تاخیر سے لوگوں میں سخت بدگمانی پیدا ہو رہی ہے اور وہ اسے ہندوؤں کی ریشہ دوانیوں سے منسوب کرتے ہیں -

——— لاہور - ۲۱ نومبر - آج شام کو یونیورسٹی سدھار سبھا کے زیر اہتمام ایک عام جلسہ زیر صدارت ملک برکت علی صاحب ایم اے ایڈووکیٹ منعقد ہوا - حاضرین میں پنجاب بھر کے تعلیم یافتہ اہل اور اخبار نویس لوگ شامل تھے - کئی ایک قراردادیں منظور کی گئیں

——— دہلی - ۲۱ نومبر: پولیس نے کل ایک ساتھ متعدد مکانات پر چھاپہ مارا - کئی کئی گھنٹہ تک ایک ایک مکان میں تلاشی لی گئی - پولیس اس کے متعلق بالکل خاموش ہے اور کوئی بات بتلانے کے لئے تیار نظر نہیں آتی - کئی ایک ہندو زیر حراست لئے گئے ہیں - معلوم ایسا ہوتا ہے - کہ پولیس کو کسی طرح یہ خبر ملی ہے کہ انقلابی پارٹی کے ممبران بم وغیرہ بنانے کا سامان ادھر ادھر بھیج رہے ہیں - کیونکہ حال ہی میں نریلہ کے علاوہ دہلی کینٹ سے بھی بم بنانے کا سامان اور دو بم برآمد ہوئے تھے -

——— لاہور ۲۲ نومبر - پنجاب کونسل کے ۲ دسمبر کے اجلاس میں میاں احمد یار خاں دولتانہ ایک ریزولیوشن پیش کریں گے - جس میں مطالبہ کیا جائے گا - کہ گورنمنٹ ممبران کونسل کی ایک کمیٹی مرتب کرے - جو پنجاب یونیورسٹی کے ایکٹ اور اس کے قواعد و ضوابط کی تحقیقات کرے - اور یونیورسٹی کے بعض کنٹروں کے متعلق ضروری تبدیلیوں کی تجاویز کرائے -

——— الہ آباد - ۲۲ نومبر - کونسل میں پیش شدہ ایک ریزولیوشن کے جواب میں حکومت یو - پی نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے - جو کہ مسٹر جے - ایم باسوریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج - خان بہادر ایس - اے ایچ رضوی اور سردار نہال سنگھ پر مشتمل ہے - تاکہ وہ بنارس یونیورسٹی میونسپلٹی کے معاملات کی تحقیقات کرے - اور اپنی سفارشات پیش کرے - ✤

(کشمیر میں قابل مسلمان گورنر مقرر کئے جائیں - چنانچہ اس کی تعمیل میں جلد ہی کوئی مسلمان جموں کا گورنر مقرر ہونیوالا ہے -

——— معلوم ہوا ہے - کہ خان عبدالغفار خاں کو زیر دفعہ ۱۴۴ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اٹک نے علاقہ چھچھ میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی ہے - بلکہ حضرو کو جانے والی سڑک کو درخت وغیرہ کاٹ کر روک دیا گیا ہے - تا سرخ پوش اس علاقہ میں فتنہ انگیزی کے لئے جمع نہ ہونے پائیں - ✤

——— لندن سے ۲۳ نومبر کی اطلاع ہے کہ

مہاراجہ کشمیر کے اعلان پر اظہار تشکر

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اجلاس دہلی کی روئداد

دہلی ۲۲ نومبر - آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ایک جلسہ آل انڈیا مسلم لیگ کے دفتر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زیر صدارت منعقد ہوا - جس میں حسب ذیل ارکان شامل تھے -

سر محمد یعقوب رکن اسمبلی - ڈاکٹر ضیاء الدین رکن اسمبلی - سید مسعود احمد رکن اسمبلی - مسٹر فضل حق رکن اسمبلی - شیخ محمد عبداللہ نائب صدر جدید دہلی - سید محسن شاہ ایڈووکیٹ لاہور - مولانا کرم علی سکرٹری جمعیۃ العلماء یو - پی - مولانا محمد اسمٰعیل غزنوی اور مسٹر ایم شفیع - ✤

ہز ہائی نس مہاراجہ کشمیر کے اعلان پر غور و خوض کرنے کے بعد حسب ذیل قراردادیں منظور کی گئیں - ✤

۱ - مہاراجہ کشمیر نے ۱۲ نومبر ۱۹۳۱ء کو جو اعلان شائع کیا - یہ جلسہ اسے تشکر اور امتنان کی نظر سے دیکھتا اور توقع رکھتا ہے - کہ مسلمانوں کو مطمئن کرنے کے لئے مناسب کارروائی کیجائیگی

۲ - یہ جلسہ مولانا اسمٰعیل غزنوی - مولانا مظہر الدین مدیر الامان سید حبیب مدیر سیاست - مولانا میرک شاہ صاحب دیوبندی - مولانا محمد یعقوب صاحب مدیر لائٹ اور مولانا عبدالرحیم صاحب درد سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا شکریہ ادا کرتا ہے - کہ انہوں نے مسلمانان کشمیر کی خاطر قربانی کی اور اپنے ذاتی مصارف پر ان کی امداد کے لئے کشمیر گئے - ✤

کمیٹی نے پروپیگنڈا اور تنظیم کیلئے ۶ ہزار روپیہ کا ضمنی بجٹ منظور کیا -

——— لاہور - ۲۲ نومبر - صوبہ سرحد کے چیف کمشنر صاحب اور دیگر صوبہ جات ہند کے گورنر صاحبان دہلی گئے ہیں یہ کہا جاتا ہے - کہ ان کو اس لئے بلایا گیا ہے کہ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ گول میز کانفرنس کی ناکامی کی صورت میں سول نافرمانی کے شروع ہونے کا جو خطرہ ہے - اس پر قابو پانے کے لئے پہلے ہی اس بات کا فیصلہ کر لیا جائے کہ گورنمنٹ کو اس موقعہ پر کیا قدم اٹھانا چاہئیے - ✤

——— دہلی سے ۲۳ نومبر کی خبر ہے کہ فنانس بل جسے اسمبلی نے نامنظور کر دیا تھا - گورنر جنرل نے اپنے خاص اختیارات سے اس کی تصدیق کر کے اسے کونسل آف سٹیٹ میں بھیج دیا ہے - ✤

——— سری نگر سے ۲۳ نومبر کو ایسوسی ایٹڈ پریس نے اطلاع دی ہے کہ دلال کمیٹی نے سفارش کی تھی - کہ جرنل

ہندوستانی پالیسی کے متعلق پارلیمنٹ کی طرف سے اسی ہفتہ میں اعلان کر دیا جائے گا - ✤

——— معلوم ہوا ہے - کہ مسٹر پٹیل سابق صدر اسمبلی ایک دن لندن کی ایک سڑک پر جا رہے تھے - کہ موٹر کی چپیٹ میں آگئے - اور نیچے گر گئے - پولیس اٹھا کر آپ کو ہسپتال لے گئی - صحت یاب ہو جانے پر آپ نے کہا - میں خود اپنی غلطی کی وجہ سے اس حادثہ کا شکار ہوا - کیونکہ میں لاپروائی کی وجہ سے اس کے آگے آگیا - ✤

——— لندن سے ۲۲ نومبر کی خبر ہے کہ صرف آٹھ ہندوؤں نے وزیراعظم کی غیر مشروط ثالثی کو تسلیم کیا ہے - باقی جنہوں نے اس کی حمایت کی ہے - وہ سب کوئی نہ کوئی شرط ساتھ لگاتے ہیں - اور اس لئے خیال ہے کہ غالباً آپ کی خدمات سے فائدہ نہ اٹھایا جا سکے گا - ✤

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا - ✤